عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان



۱

ناشر

قدیمی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی

فہرست مضامین کتاب عربی کا معلم حصۂ اول

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

كتاب

تسهيل الأدب في لسان العرب

المعروف

عربی کا معلّم

جدید

اوّل

مصنفہ مولوی عبد الستار خان

ناشر
قدیمی کتب خانہ۔ آرام باغ۔ کراچی

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَاَلْهَمَنَا فَهْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالتَّبْيِيْنِ. وَاَنْزَلَ لِهِدَايَتِنَا قُرْاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

امّا بعد کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سینکڑوں خطوط آئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اِس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالٰی کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبینِ عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو ان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا۔

عربی تعلیم کا پُرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں۔

تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ طالبِ عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کر سکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے۔ اور وہ بھی اِس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اِس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ تو محض اُس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ورنہ من آنم کہ من دانم

اللہ تعالٰی کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی۔ بہتیرے شائقینِ عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے۔

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لئے ایک معقول نصاب ہو جائے ۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پاکر پریشان نہ ہوں۔ اسباق سب آجائیں گے۔ مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے ۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔ تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قراءۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائیگا جو اب تک زیر تالیف ہے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ ۔

اس حصہ میں صرف پندرہ سبق ہیں۔ مگر آپ تعجب سے دیکھینگے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقدار میں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اُردو اور اُردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروّجہ صرف و نحو کی متعدّد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی ۔

اس کتاب کے ہر حصے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے ۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالبعلم یہ حصہ چھ ہفتہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے۔ مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لئے چوتھی جماعت کے لئے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا — البتہ عربی مدارس میں جہاں عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصے بہ آسانی پڑھا سکتے ہیں ۔

بہر حال یہ کتاب اِس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات

جن کے قبضے میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخاب کتبِ درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عنداللہ ماجور و عندالناس مشکور ہوں +

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتدد جرائد و رسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں اُن سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے یہ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔ جزاھم اللہ عنی خیر الجزاء

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبینِ عربی کی ترغیب کا موجب ہو۔ اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت ضائع کرنا پڑے +

خادم الطلبہ

عبدالستار خان

بھنڈی بازار۔ بمبئی نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

علمائے کرام، پروفیسرانِ عربی، معتمد جرائد اور شیدایانِ عربی کی تبصرے

۱. حضرۃ العلامہ مولٰنا شبیر احمد عثمانی دیوبندی

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبینِ عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

۲. حضرۃ العلامہ مولٰنا مناظر احسن گیلانی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپنے میری گردن سے ایک بوجھ اُتارا۔

۳. حضرۃ العلامہ مولٰنا خواجہ عبدالحی سابق پروفیسر جامعہ ملیہ دہلی

تجربے کے طور پر طلبا کو پہلا حصہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

۴. حضرۃ العلامہ مولٰنا سید ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور

لغتِ عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے۔

۵. الادیب اللبیب مولٰنا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لئے متعدد کتابیں لکھی گئیں لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت پورا کر سکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خان ہندوستانی طلبا اور معلمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید، سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کر دی.... ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے اور اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔

۶۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا عبد القدیر صدیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد

اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

۷۔ حضرۃ العلامہ مولٰنا محمد عبد الواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد

مجھے مولوی عبد القدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

۸۔ علامہ شیخ عبد القادر ایم۔ اے۔ سابق پروفیسر الفنسٹن کالج بمبئی

کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

۹۔ حضرۃ الاستاذ مولٰنا غلام احمد صدر مدرس مدرسہ عربیہ جامع مسجد بمبئی

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کر لی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

۱۰۔ نواب صدر یار جنگ مولٰنا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدر آباد

میں نے کتاب عربی کا معلم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱۔ جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق اتالیق صاحبزادگان پائگاہ حیدر آباد

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے۔ وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

۱۲۔ جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی

عربی گرامروں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

۱۳۔ جناب مولوی سید محمد صاحب یحیٰی پور۔ الہ آباد

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار ہو کر رہیگی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث

۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پریمیت ہائی سکول سلطان پور لودی پنجاب، یو پی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلامِ عربی آئی ہے۔ آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

۱۵۔ مولنا مولوی محمد صدیق کیرانوی

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں مثلاً روضۃ الادب، کلامِ عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپ نے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اندور

واقعی عربی آسان ہو گئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

۱۷۔ اخبار زمیندار لاہور

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے ہماری رائے میں یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام سرکاری و غیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کر لیں ہم پنجاب کی ٹکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے

۱۸۔ اخبار الجمعیۃ دہلی

"عربی کا معلم" واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارسِ عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کر لیں۔

۱۹۔ رسالہ ادبی دنیا دہلی

جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جا چکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گذری ہیں لیکن عربی جیسی ادق زبان کو جتنا سہل مولوی عبدالستار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مل سکتی۔

۲۰۔ اخبار زمزم لاہور

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا۔ اور جانی بوجھی چیز کی طرح ہر بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سلسلہ نہیں ہو سکتا۔

اشارات

۱ ۔ مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف "ڈ" دو نقطے لکھ دئے جائینگے اس طرح :

۲ ۔ سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائیگا ۔

۳ ۔ کسی مضمون کا حوالہ دینے کے لئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائیگا ۔ مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو ۔

۴ ۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے ۔

ہدایات

۱ ۔ جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں ۔

۲ ۔ ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں ۔

۳ ۔ انگریزی خواں کے لئے صرف و نحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائٹل کے اندرونی حصے میں لکھ دیا گیا ہے ۔ بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھائیں ۔

۴ ۔ بعض باتیں نزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں ۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو ۔ کسی سے حل کرا لو یا ہمت سے قدم آگے اٹھاؤ ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں ۔

التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضع مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں ۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا ہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائینگے ۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائینگے ۔ تعلیم کی بڑی خوبی یہی ہے ۔ مناسب ہے تو اس کتاب کو دوبار پڑھائیں پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ ۔

اصطلاحات

۱ ۔ حَرَکَۃ = زبر (ـَ) زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں، اور اکٹھا تینوں کو حَرَکَاتِ ثَلٰثَہ کہتے ہیں ۔

۲ ۔ مُتَحَرِّك = حرکت والے حرف کو مُتَحَرِّك کہتے ہیں ۔

۳ ۔ سُکُوْن = جزم (ـْ) کو کہتے ہیں ۔

۴ ۔ فَتْحَہ یا نَصْب = زبر (ـَ) ۔

۵ ۔ کَسْرَہ یا جَرّ = زیر (ـِ) ۔

۶ ۔ ضَمَّہ یا رَفْع = پیش (ـُ) ۔

۷ ۔ تَنْوِیْن = دو زبر (ـً) دو زیر (ـٍ) دو پیش (ـٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں

۸ ۔ نون تنوین = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نُون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے نون تنوین کہتے ہیں : اً = اَنْ ، اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ ۔

۹ ۔ مَفْتُوْح = وہ حرف جس پر زبر ہو : کَتِفٌ میں ك ۔

۱۰ ۔ مَکْسُوْر = وہ حرف جس کو زیر ہو : کَتِفٌ میں ت ۔

۱۱ ۔ مَضْمُوْم = وہ حرف جس پر پیش ہو : کَتِفٌ میں ف ۔

۱۲ ۔ سَاکِن یا مَجْزُوْم ۔ وہ حرف جس پر جزم ہو : وَرْدٌ میں ر ۔

۱۳ ۔ مُشَدَّد = وہ حرف جس پر تشدید (ـّ) ہو : مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم ۔

۱۴ ۔ تعریف = کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا ۔

۱۵ ۔ تنکیر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا ۔

۱۶ ۔ لام تعریف = "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے : اَلْکِتَابُ میں اَلْ ۔

۱۷ ۔ مُعَرَّف بِاللَّام = وہ اسم جس پر لام تعریف داخل ہو : اَلْکِتَابُ ۔

۱۸ - وحدت - کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس اسم کو واحد یا مُفْرَد کہینگے : رَجُلٌ (ایک مرد).

۱۹ - تَثْنِیَه - کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں: رَجُلَانِ (دو مرد) اِس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی یا تثنیہ کہتے ہیں.

۲۰ - جَمْع - کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جَمْع یا مجموع کہتے ہیں.

۲۱ - اسم جمع - وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مُفْرَد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ - جماعت).

۲۲ - تذکیر - کسی اسم کو مُذَکَّر بنانا یا کسی اسم کا مُذَکَّر ہونا.

۲۳ - تَانِیث - کسی اسم کو مؤنّث بنانا یا کسی اسم کا مؤنّث ہونا.

۲۴ - حروف تہجی - الف با کے کُل حروف کو حروف تہجی کہتے ہیں.

۲۵ - حروف عِلّت - ا، و، ي، حروف علت ہیں.

۲۶ - حروف صحیح - حروف علت کے سوا بقیہ حروف تہجی کو حروف صحیح کہتے ہیں.

۲۷ - هَمْزَه - ایک همزه (ء) تو وہی ہے جو حروف تہجی کا ایک حرف ہے. دوسرے وہ الف جو متحرك ہو: (أَ . إِ . أُ) یا جزم والا ہو: (رَأْسٌ میں الف) همزه کہلاتا ہے. اِن جزم والے الف پر اکثر اور متحرك پر بعض اوقات حرف همزه (ء) بھی لکھتے ہیں: رَأْسٌ اور أَمَرَ.

۲۸ - هَمْزَةُ الْوَصْل - کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے: اَلْكِتَاب کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَاب میں.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلم حصۂ اول

اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

کلمہ اور اُس کی قسمیں

تم نے اُردو یا فارسی کی صرف و نحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا۔ اُنہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں:

۱۔ بامعنی لفظ کو کَلِمَۃٌ کہتے ہیں اور وہ تین قسم کا ہوتا ہے اِسْم، فِعْل اور حَرْف:

اِسْم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے: رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا) طَیِّبٌ (اچھا) ھُوَ (وہ) اَنَا (میں)۔

فِعْل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تینوں زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) ذَھَبَ (وہ گیا) یَذْھَبُ (وہ جاتا ہے یا جائیگا)۔

[1] اگر کام کا کرنا سمجھا جائے مگر زمانہ نہیں سمجھا جائے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) اسم ہے۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِيْ (میں) اِلٰی (تک، طرف): ذَهَبَ زَيْدٌ اِلَى الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

اِسْم کی قِسمیں

۲۔ اِسْم دُو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَکِرَہ (۲) مَعْرِفَہ۔

نَکِرَہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اِس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَيِّبٌ (اچھا) اِس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَيِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے: زَيْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَكَّةُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

اسمِ مَعْرِفَہ کی قِسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:-

(۱) اسمِ عَلَم: زَيْدٌ، حَامِدٌ وغیرہ۔

(۲) اسمِ ضمیر: هُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ۔

(۳) اسمِ اشارہ: هٰذَا (یہ) ذَاكَ (وہ) وغیرہ۔

(۴) اسمِ موصول: اَلَّذِيْ (جو ایک مرد) اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)۔

(۵) وہ اسم جو مُنَادیٰ ہو: یَارَجُلُ (اے مرد) یَاوَلَدُ (اے لڑکے)۔

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام (دیکھو اصطلاح ۱۷) ہو: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ هٰذَا (اس کی کتاب) کِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ:- اِن مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں:-

(۱) اسم ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَان (آدمی) فَرَس (گھوڑا) حَجَر (پتھر)۔

(۲) اسم صفت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَن (خوبصورت) قَبِیح (بدصورت)۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ

حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱۔ عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح ۲۰) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرفِ تنکیر[1] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے: رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں +

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے: مُحَمَّدٌ عَمْرٌو۔ زَيْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرفِ تنکیر نہ سمجھیں +

۲۔ اَلْ عربی کا حرفِ تعریف[2] ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّف بِاللّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ ہے اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ +

۳۔ تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو +

۴۔ معرف باللام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے لام

[1] جیسا کہ انگریزی میں A ہے + [2] جیسے انگریزی میں THE ہے +

میں ملا کر پڑھنا چاہئے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے ھَمْزَۃُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح ۲۵) کہتے ہیں تلفظ سے ساقط ہو جائیگا۔ بَابُ الْبَیْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ اَلْبَیْتِ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ لام تعریف کے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر ملا دیتے ہیں۔ مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے: عَنْ کو عَنِ الْبَیْتِ (گھر سے) اور مِنْ کو مِنَ الْبَیْتِ (گھر سے) پڑھینگے۔

۵۔ جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف بِاللّام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح ۸) کو کسرہ ـِ دیکر لام کے ساتھ ملا کے پڑھیں: زَیْدٌ (= زَیْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھینگے زَیْدُنِ الْعَالِمُ (علم والا زید)

تنبیہ ۳۔ اِبْنٌ (لڑکا)، اِبْنَۃٌ (لڑکی)، اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی ھمزۃ الوصل ہے۔ جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے؛ ھُوَابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) ھٰذَا اسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَیْدُ نِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُ نِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَلْ داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر بْ اور سْ میں ملا کر پڑھو؛ اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (= اَلِبْنُ)، اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ) پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدغم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروفِ شمسیّہ یہ ہیں:۔ ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن۔ اِن کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۴۔ ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر بھی تلفظ کرو۔

اِنْسَانٌ	آدمی	ذَنْبٌ	گناہ
بَيْتٌ	گھر	رَسُوْلٌ	پیغمبر
تَمْرٌ	کھجور	زَكٰوةٌ	زکوٰۃ
ثَمَرٌ	پھل	سَهْلٌ	آسان
جَاهِلٌ	جاہل۔ بے علم	شَيْئٌ	چیز
حَسَنٌ	اچھا۔ خوبصورت	صَلٰوةٌ	نماز
خُبْزٌ	روٹی	ضَوْءٌ	روشنی۔ چمک
دَرْسٌ	سبق	طَيِّبٌ	اچھا۔ پاک

ظَالِمٌ	ظلم کرنے والا	مَاءٌ	پانی
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	نَهَارٌ	دن
غَفُوْرٌ	بڑا بخشنے والا	وَلَدٌ	لڑکا
فَاسِقٌ	بدکار	هِرٌّ	بلا
قَبِيْحٌ	بُرا۔ بدصورت	يَوْمٌ	دن
كَرِيْمٌ	بزرگ۔ سخی	وَ	اور
لَبَنٌ	دودھ	أَوْ	یا

مشق نمبرا

تنبیہ۔ بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو: اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْتْ، اَلزَّكٰوةُ کو اَلزَّكٰوْهْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھیرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کرلیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنْ۔

سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱) اَلْبَيْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ

(۵) صَالِحٌ أَوْ فَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ أَوِ الْقَبِيْحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ

(۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ

(۱۱) دَرْسٌ وَكِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ أَوِ الظَّالِمُ (۱۳) جَمَلٌ وَفَرَسٌ۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۶ - ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" یا "کچھ" نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرف تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالِم (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت (۱۲) ایک بِلّا اور ایک لڑکا (۱۳) چاند اور سورج (۱۴) اونٹ یا گھوڑا۔

سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

(۴) زمانے کتنے ہیں؟

(۵) الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:۔
هُوَ، مِنْ، ضَرَبَ، يَذْهَبُ، بَلَدٌ (شہر)، اَلْفَرَسُ، اِلٰى، سَمْعٌ (سننا)

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:۔
زَيْدٌ، مَكَّةُ، بَلَدٌ، رَجُلٌ، اَلطَّبِيْبُ، نَحْنُ (ہم)، اَلْفَرَسُ، حَسَنٌ، قَبِيْحٌ، هٰذَا

(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کون سی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھینگے؟

(۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۱۴) تنوین والا لفظ معرف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

(۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے؟

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

مرکبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّب۔

۲۔ مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے۔ ناقص اور تام۔

(۱) مرکب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو: رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد)، کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب)۔

(۲) مُرَکَّب تام وہ ہے جس کے سُننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آجائے: اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے)، کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے۔ خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا۔ رَبِّ ارْزُقْنِيْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی۔ مرکب تام کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔

۳۔ مرکب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے۔ توصیفی۔ اضافی۔ عددی وغیرہ جن میں سے مرکب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔ باقی مرکباتِ ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا۔

مُرَکَّب تَوْصِیفی

۴۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکب توصیفی ہے: رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک)۔ دیکھو اِس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے۔

۵۔ مرکب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱۔۴) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُل اسمِ ذات ہے اور صَالِح اسمِ صفت۔

۶۔ مرکب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِح صفت ہے۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں۔

۸۔ جو اعرابی[1] حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی۔

۹۔ مرکب توصیفی اور دیگر مرکبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲

بُسْتَانٌ	باغ	كَبِيْرٌ	بڑا
بَحْرٌ	سمندر۔ دریا	عَمِيْقٌ	گہرا
بِطِّيْخٌ	تربوز۔ خربوزہ	تَرِدِيٌّ	نکما

[1] اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئیگی۔

تُفَّاحٌ	سیب	جَيِّدٌ	عمدہ
رُمَّانٌ	انار	حُلْوٌ	میٹھا
شَارِعٌ	بڑا راستہ، شاہراہ	عَرِيضٌ	چوڑا
قَصْرٌ	محل۔ حویلی	مَشِيدٌ	مضبوط
مَحَلٌّ	جگہ	نَظِيفٌ	ستھرا
مَسْجِدٌ	مسجد	وَسِيعٌ	کشادہ
مَلِكٌ	بادشاہ	عَظِيمٌ	بزرگی والا۔ بڑا شاندار
جُبْنٌ	پنیر	مَالِحٌ یا مِلْحٌ	کھارا۔ نمکین
قَلَمٌ	قلم	صَغِيرٌ	چھوٹا
وَرْدٌ	گلاب کا پھول	أَحْمَرُ (بغیر تنوین کے)	سُرخ

تنبیہ۔ اوپر کے سلسلے میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہو۔

مشق نمبر ۲

(۱) اَللّٰهُ الْعَظِيمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْكَرِيْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِيمٌ
(۴) اَلْبَيْتُ الصَّغِيرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِيفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ
(۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَلِكٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَيْءٌ

طَبِيبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّبِيبُ (۱۲) مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ (۱۳) رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱۴) ذَنْبٌ عَظِيْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِيْحٌ (۱۶) اَلْجُبْنُ الرَّدِيْءُ (۱۷) خُبْزٌ جَيِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِكُ الْكَرِيْمُ (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّيْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا پادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

تذکیر و تانیث[1]

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَکَّر (۲) مُؤَنَّث جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے۔ اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے۔

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

۲۔ اسم مذکر کے آخر میں ۃ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہو گیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔ لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (یٰ) یا الف ممدود (ـَاء) تأنیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب و تاب والی)۔ (فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ (ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں)

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے: اُمٌّ (ماں) عَرُوْسٌ (دلہن)، هِنْدٌ (ایک عورت کا نام۔ ہندوستان)۔

(ب) ملکوں کے نام: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملکِ مصر)، اَلشَّامُ (ملک شام)، اَلرُّوْمُ (ملکِ روم)۔

(ج) اُن اعضا کے نام جو جُفت جُفت ہیں: يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہلِ عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں[1]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:۔

[1] تمام حروف تہجی مثلاً اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، ثَاءٌ، جِيْمٌ، حَاءٌ وغیرہ) مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔

أَرْضٌ	زمین	دَارٌ	گھر	شَمْسٌ	سُورج
حَرْبٌ	لڑائی	رِيْحٌ	ہوا	نَارٌ	آگ
خَمْرٌ	شراب	سُوْقٌ	بازار	نَفْسٌ	جان

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ۃ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ مَردوں پر بولے جاتے ہیں: طَرَفَةٌ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيْفَةٌ (مسلمانوں کا پادشاہ) عَلَّامَةٌ[1] (بہت بڑا عالم)

۶۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اُسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

بَلْدَةٌ	شہر	فَاطِمَةُ (بغیر تنوین کے)	خاص نام عورت کا
اَلْحَكِيْمُ	حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا	اَلْقُرْآنُ	قرآن (شریف)
شَدِيْدٌ	سخت	قَصِيْرٌ	کوتاہ
صَادِقٌ	سچا	قَلْبٌ	دِل
طَالِعٌ	طلوع ہونے والا	مُطْمَئِنٌّ	اطمینان والا
طَوِيْلٌ	لمبا	مُوْقَدَةٌ	بھڑکائی ہوئی
غَارِبٌ	غروب ہونے والا	نَهْرٌ	نہر۔ ندی
فَرِيْضَةٌ	فرض۔ ضروری کام		

[1] مؤنث کے لئے بھی بولا جاتا ہے

مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَيْلَةٌ طَوِيْلَةٌ (۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ
(۴) رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ (۵) اَلْخَلِيْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ
وَرَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِيْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ
صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُنِ الصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ
(۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ
الْفَرِيْضَةُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰى
(۱۶) حَرْبٌ طَوِيْلَةٌ (۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِيْدُنِ الْعَلَّامَةُ ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوٰۃ (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) بدصورت دُلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تُند ہوا (۱۲) دراز ندّی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ ہاتھ (۱۵) ایک اطمینان والا دِل (۱۶) محمّد جو نیک ہے (۱۷) بہت علم والی فاطمہ ۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

وحدت وجمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے[1]۔

(۱) واحد یا مُفْرَد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک مرد۔

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد۔

۲۔ واحد کے آخر میں ـَانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) یا ـَيْنِ (حالتِ نصبی وجرّی میں۔ دیکھو سبق ۱۰-۲) بڑھانے سے تثنیہ ہوجاتا ہے: مَلِكٌ (ایک پادشاہ)، مَلِكَانِ یا مَلِكَيْنِ (دو پادشاہ)۔ اِسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَيْنِ۔

تنبیہ ۱:۔ صرف ونحو کی مروجہ کتابوں میں ـَانِ اور ـَيْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لئے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

[1] بخلاف انگریزی وفارسی وغیرہ کے کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

ـٍ انِ اور ـَـ یْنِ کے تلفّظ کے لئے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ کی آواز ملاکر اَنْ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت آئینگی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفظ کرلیا کرو۔

۳۔ جمع دوقسم کی ہوتی ہے (۱) جمع سالم [اَلْجَمْعُ السَّالِمُ] (۲) جمع مکسّر [اَلْجَمْعُ الْمُكَسَّرُ = توڑی ہوئی جمع] [۱]

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت سلامت رہکر آخر میں کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) مذکر جس کے آخر میں ـُـوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِـیْنَ (حالتِ نصبی وجرّی میں) بڑھائیں: مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) مؤنث جس کے آخر میں ـَـاتٌ (حالتِ رفعی میں) یا ـَـاتٍ (حالتِ نصبی وجرّی میں) بڑھایا جائے: مُسْلِمٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا دئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات وسکنات میں تغیّر وتبدّل ہو جاتا ہے:

[۱] مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْكٌ (کشتی) واحد بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔

نَهْرٌ سے اَنْهُرٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِيْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ كِتَابٌ سے كُتُبٌ۔ خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ جمع مکسّر کا مفصّل بیان سبق ۱۲ میں ہوگا۔

تنبیہ ۳۔ بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکّر کی طرح بھی آتی ہے مثلاً سَنَةٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِيْنَ ہوتی ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکّر سالم کے آخر میں جو نون ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)۔

۴۔ بعض اسماء واحد کی صورت میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ درحقیقت جمع نہیں ہیں۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم)، رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت)۔ عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا: قَوْمٌ صَالِحُوْنَ۔

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو۔ اعراب، تعریف وتنکیر اور تذکیر وتانیث میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ وحدت۔ تثنیہ وجمع میں بھی صفت کو اپنے موصوف کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ آنے والی مثالوں سے

تم سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

اَلْاٰتِيْ	آئندہ۔ آنے والا	زَعْلَانٌ	ناخوش۔ ناراض
اٰيَةٌ	نشان۔ قرآن کی آیت	شَهْرٌ	مہینہ
بَيِّنَةٌ	ظاہر۔ کھلی ہوئی	كَسْلَانٌ	تھکا ماندہ
اَلْجَارِيْ	رواں۔ بہنے والا	لَاعِبٌ	کھیلنے والا
اَلْمَاضِيْ	گذشتہ	لَامِعٌ	چمکدار
حَارَةٌ	محلّہ	مَبْسُوْطٌ	خوشدل
خَادِمٌ	خدمتگار۔ نوکر	مُجْتَهِدٌ	محنتی۔ چست
خَبَّازٌ	نانبائی	مُسْنَدٌ	سہارا لگائے ہوئے
خَيَّاطٌ	درزی	مَشْغُوْلٌ	مشغول۔ مصروف
تَعْبَانٌ	تھکا ماندہ	مُظْلِمٌ	اندھیرا۔ اندھیرا کرنے والا

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلاء میں ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔

مُعَلِّمٌ	سِکھانے والا۔ اُستاد	نَجَّارٌ	بڑھئی
مُنِيْرٌ	روشن۔ روشن کرنیوالا		

مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّيْلَةُ الْمُظْلِمَةُ (۶) قَمَرٌ مُنِيْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِيْرَةُ (۸) اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (۹) اَلسَّنَةُ الْمَاضِيَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِيْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِيَةُ[له] (۱۲) حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ (۱۳) خَيَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ (۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۷) اَلسِّنُوْنَ الْآتِيَةُ (۱۸) اَلْحَيَوَانَاتُ الصَّغِيْرَةُ (۱۹) اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَيْدُنِ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ (۲۲) آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ* (۲۳) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ[شه]۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درزنیں (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سُست درزی (۹) بہتی نہریں (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گزرے ہوئے سال (۱۴) خوشدل خادم۔

له سے شه تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لئے اس کی صفت واحد مؤنث ہے۔

* موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

سوالات نمبر ۲

(۱) مرکب کسے کہتے ہیں؟

(۲) مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) مرکب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہئے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کون سی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو

(۵) علامتِ تانیث کیا ہے؟

(۶) کون سے الفاظ بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں؟

(۷) علامتِ تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟

(۸) تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۹) جمع مکسّر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۱۰) نَهْرٌ - رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسّر کیا ہوگی؟

(۱۱) سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

(۱۲) اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکب توصیفی بناؤ:- قَمَرٌ، شَمْسٌ، عِنَبٌ (انگور)، لَبَنٌ، عَسَلٌ (شہد)، حَرْبٌ، اَرْضٌ، بِنْتَانِ، رِجَالٌ، سِنُوْنَ، كُتُبٌ، اَيَّامٌ، حُلْوٌ، صَالِحٌ، نَافِعٌ، مُنِيْرٌ، مُدَوَّرٌ (گول)، مَاضِيَةٌ، جَارِيَةٌ۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

۱- تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲)

اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے: اِسْمِيَّه اور فِعْلِيَّه +

جملۂ اسمیّہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو اسم ہو: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے) +

جملۂ فعلیّہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو فعل ہو: حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا) +

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیّہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا +

جملۂ اسمیّہ میں عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں زَيْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ +

تنبیہ ۱- جملۂ اسمیّہ اور مرکب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکب توصیفی میں دونوں اجزا تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثالِ مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ

کوئی اسم نکرہ رکھیں اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)۔ یا دوسرے جزو حَسَنٌ پر اَل لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَیْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکب توصیفی ہو جائینگی۔

البتہ جب جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملۂ اسمیہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں)۔ یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے: اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) اَلرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں)۔ اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکب توصیفی ہو جائینگے۔

تنبیہ ۲۔ جیسا کہ فارسی میں "است۔ اند" وغیرہ اور اُردو میں "ہے۔ ہیں" وغیرہ کلماتِ ربط ہیں۔ اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں۔ "زید عالم ہے"۔

۳۔ جملۂ اسمیّہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۴۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتے ہیں۔

[1] جیسے اسم علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔

۵۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت، تثنیہ وجمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو تو خبر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً

اَلرَّجُلُ صَادِقٌ	مرد سچا ہے	مبتدا واحد مذکر عاقل
اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ	دو مرد سچے ہیں	" تثنیہ " "
اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ	بہت مرد سچے ہیں	" جمع " "
اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ	عورت سچی ہے	" واحد مؤنث "
اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ	دو عورتیں سچی ہیں	" تثنیہ " "
اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ	بہت عورتیں سچی ہیں	" جمع " "
اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ	ہوا تند ہے	" واحد " غیر عاقل
اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ	دو ہوائیں تند ہیں	" تثنیہ " "
اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ	ہوائیں تند ہیں	" جمع " "

تنبیہ ۳۔ مذکورہ مثالوں میں اگر دوسرے جزو کو مُعَرَّف بِاللَّامِ کردیں یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکب توصیفی کی ہوجائیں گی ۔

۶۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکر دوسرا مؤنث تو خبر میں مذکر کا لحاظ رکھا جائیگا۔ یعنی خبر مذکر ہوگی جیسے

اَلاِبْنُ وَالاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

۷۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکّب۔ مفرد کی مثالیں تو لکھی گئیں۔ مرکّب کی مثالیں یہ ہیں:۔

اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ ـــ حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدا مرکّب توصیفی ہے

زَیْدٌ ـــ رَجُلٌ طَیِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے

۸۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَیْسَ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جرّ دیتے ہیں۔ اِس بِ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے: مَا زَیْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے)۔ لَیْسَ زَیْدٌ بِرَجُلٍ قَبِیْحٍ (زید بُرا مرد نہیں ہے)۔

۹۔ جملۂ اسمیّہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے)۔

تنبیہ ۴۔ کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر ھَلْ یا اَ لگا دو: اَزَیْدٌ عَالِمٌ؟[1] ھَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟[2]

سلسلۂ الفاظ نمبر ۵

اَمْ	یا (استفہام کے موقع پر)	بَلٰی	ہاں کیوں نہیں
بَقَرٌ (اسم جنس)	گائے۔ بیل	جَدِیْدٌ	نیا

[1] کیا زید عالم ہے [2] کیا مرد عالم ہے؟

جِدًّا	بہت ہی	قَدِیْمٌ	پرانا
جَالِسٌ ۔ قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا	کَلْبٌ	کتّا
حَارِسٌ	نگہبانی کرنے والا	مَشْهُوْرٌ ۔ مَعْرُوْفٌ	مشہور
شَاةٌ	بکری	مُؤْمِنٌ	ایماندار ۔ مسلمان
فِیْلٌ	ہاتھی	نَعَمْ	ہاں ۔ جی ہاں
قَائِمٌ	کھڑا	ضَخْمٌ	بڑی جسامت والا

ضَمَائِرُ مَرْفُوْعَةٌ مُنْفَصِلَةٌ

	*	غائب	مخاطب	متکلم
مذکر	واحد	هُوَ (وہ ایک مرد)	اَنْتَ (تو ایک مرد)	اَنَا (میں ایک مرد)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو مرد)	اَنْتُمَا (تم دو مرد)	نَحْنُ (ہم دو مرد)
	جمع	هُمْ (وہ بہت مرد)	اَنْتُمْ (تم بہت مرد)	〃 (ہم بہت مرد)
مؤنث	واحد	هِيَ (وہ ایک عورت)	اَنْتِ (تو ایک عورت)	اَنَا (میں ایک عورت)
	تثنیہ	هُمَا (وہ دو عورتیں)	اَنْتُمَا (تم دو عورتیں)	نَحْنُ (ہم دو عورتیں)
	جمع	هُنَّ (وہ بہت عورتیں)	اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں)	〃 (ہم بہت عورتیں)

تنبیہ ۵۔ یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لئے انھیں مرفوع فرض کرلیا گیا (دیکھو سبق ۶۔۴) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لئے منفصل کہلاتی ہیں ؛

یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہئے ؛

* یہ گردان اوپر سے نیچے پڑھو ؛

مشق نمبر ۵

تنبیہ :۔ بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو +

(۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ	(۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ
(۳) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ ؟	نَعَمْ هُوَ قَائِمٌ
(۴) هَلِ الْاِبْنَةُ قَائِمَةٌ ؟	لَا۔ هِيَ جَالِسَةٌ
(۵) أَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ أَمْ خَبَّازٌ ؟	هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ
(۶) أَطَرَفَةُ شَاعِرٌ ؟	نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوفٌ
(۷) هَلْ أَنْتُمْ خَيَّاطُونَ ؟	مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ
(۸) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟	نَعَمْ۔ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ
(۹) أَأَنْتَ يُوسُفُ الْعَلَّامَةُ ؟	أَنَا يُوسُفُ لٰكِنْ مَا أَنَا بِعَلَّامَةٍ
(۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ ؟	لَا۔ هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ
(۱۱) هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ ؟	نَعَمْ۔ هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ
(۱۲) أَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ ؟	بَلٰى۔ اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا

(۱۳) إِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ (۱۴) إِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ (۱۵) إِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ (۱۶) إِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ +

ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو :-

اَلدَّارُ	اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ....
اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِـ	.... كَسْلَانَةٌ
هَلِ التُّجَّارُ	اَنَا ......
نَعَمْ هُوَ	هُمَا ......
هَلْ ..... كَسْلَانٌ ؟	هَلِ الْاِبْنَةُ ..... اَمْ ......
اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِـ ...... ؟	اَلشَّاةُ ..... وَالْكَلْبُ ....
بَلٰى .... حَارِسٌ	اَلْخَيَّاطُ ..... وَالْخَيَّاطَةُ .....
اَلْفِيلُ .... ضَخْمٌ	اَهٰذَا الْوَلَدُ ..... اَمْ ......
اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ	اِنَّ ...... مُجْتَهِدٌ
اَلْاِبْنَتَانِ	اِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ
	اِنَّ ...... مُجْتَهِدَاتٌ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کیا لڑکا کھڑا ہے؟ نہیں وہ بیٹھا ہے۔

(۲) کیا لڑکی بیٹھی ہے؟ نہیں وہ کھڑی ہے۔

(۳) کیا دو لڑکے حاضر ہیں؟ جی ہاں! وہ دونوں حاضر ہیں۔

(۴) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں؟	جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں.
(۵) کیا عورتیں سچی ہیں؟	جی ہاں! وہ سچی ہیں.
(۶) کیا معلّم غائب ہے؟	نہیں! معلّم حاضر ہے.
(۷) کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟	نہیں! وہ درزی ہیں.
(۸) کیا وہ یوسف ہے؟	جی ہاں: وہ یوسف ہے.
(۹) کیا تو محمود ہے؟	نہیں! میں حامد ہوں.
(۱۰) کیا مکان پُرانا ہے؟	نہیں! مکان نیا ہے.
(۱۱) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟	نہیں! وہ اُستانیاں ہیں.
(۱۲) تم عالم ہو یا جاہل؟	ہم جاہل نہیں ہیں.
(۱۳) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟	کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے.
(۱۴) کُتا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟	کُتا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے.

الدَّرْسُ السَّابِعُ
۷

مرکّبِ اضافی

۱۔ جس مرکب میں دونوں جزء اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکّب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ زَيْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)

۲ - دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْاِضَافَةُ) ہے ÷

۳ - مرکّب اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے ÷

۴ - مضاف پر نہ تو لامِ تعریف (الْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مُضَافٌ اِلَیْه کے (دیکھو اوپر کی مثالیں) ÷

۵ - مُضَافٌ اِلَیْه ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے ÷

۶ - مضاف ہمیشہ مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے ÷

۷ - مرکب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳-۸) بلکہ جملے کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اِس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر ÷

۸ - بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَیْتِ الْاَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ) ÷

مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں اس لئے اُن پر لامِ تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے ÷

۹ - پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے : غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ

میں لفظ غلام بھی معرفہ ہوگیا ہے +

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہوسکتا اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے: غُلَامُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام)۔ اِس مثال میں "اَلصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اِس لئے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے +

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو +

وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ (مضاف کی صفت)	وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ (مضاف الیہ کی صفت)
مرد کا نیک لڑکا	نیک مرد کا لڑکا
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ (مضاف کی صفت)	بِنْتُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحَةِ (مضاف الیہ کی صفت)
مرد کی نیک لڑکی	نیک عورت کی لڑکی

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

اَسَدٌ	شیر	اَعُوْذُ	میں پناہ مانگتا ہوں
اِطَاعَةٌ	فرمانبرداری	اَلَا	سُنو۔ آگاہ ہوجاؤ

حِكْمَةٌ	دانائی	طِيْبٌ	خوشبو
حَمْدٌ	تعریف	ظِلٌّ	سایہ
ذَاهِبٌ	جانے والا	قَدِيْرٌ	بہت قدرت والا
رَأْسٌ	سر	كُلٌّ	ہر ایک۔ سب
رَحْمٰنُ (بغیر تنوین کے)	بہت ہی رحم کرنے والا	كُلُّ شَيْءٍ	ہر چیز
رَحِيْمٌ	بہت مہربان	لَحْمٌ	گوشت
رَجِيْمٌ	مردود۔ ہانکا ہوا	مَا (موصولہ)	جو کچھ
زَوْجٌ	شوہر	مَخَافَةٌ	خوف
زَوْجَةٌ	بیوی	مِرْآةٌ	آئینہ
سُخْطٌ یا سَخَطٌ	غصّہ	مِلْحٌ	نمک۔ کھارا
سُلْطَانٌ	بادشاہ۔ غلبہ	نِسْيَانٌ	بھولنا۔ بھول
سَمَاءٌ (جمع سَمٰوَاتٌ)	آسمان	وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ	ماں باپ
طَلَبٌ	طلب کرنا		

چند حروفِ جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں:-

بِ = ساتھ۔ سے۔ میں۔ کو مثلاً بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) بِالْقَلَمِ (قلم سے)

فِيْ = میں ، فِيْ بَيْتٍ (گھر میں) فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں)

عَلٰى = پر ، عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر) عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر)

مِنْ = سے مثلاً مِنْ زَیْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)
اِلٰی = طرف۔ تک ″ اِلٰی بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَی الْکُوْفَةِ (کوفہ تک)
لِ = کے واسطے۔ کو۔ کے ″ لِزَیْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَیْدٍ (میں نے زید کو کہا)
کَ = مانند۔ جیسا ″ کَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) کَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)
عَنْ = سے۔ کی طرف سے ″ عَنْ زَیْدٍ (زید سے۔ زید کی طرف سے)

مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاةِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) اِطَاعَةُ الْوَالِدَیْنِ [دیکھو سبق ۵ فقرہ ۲] (۶) بَیْتُ اللّٰهِ (۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۸) فِي السُّوْقِ وَالْبَیْتِ (۹) اِلَی الْمَسْجِدِ (۱۰) کَالْفَرَسِ (۱۱) بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ (۱۲) لِلْعَرُوْسِ (۱۳) عَنْ اَنَسٍ [نام ایک صحابی کا] (۱۴) مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ یا مَالِحٌ (۱۵) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَیِّبَانِ (۱۶) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۱۷) اَلطِّیْبُ لِلْعَرُوْسِ (۱۸) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَی الْمَدْرَسَةِ (۱۹) اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَی الْکُرْسِيِّ (۲۰) اَلْمُسْلِمُ مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ[1] (۲۱) سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدَیْنِ (۲۲) اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ (۲۳) رَأْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ (۲۴) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ (۲۵) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ[5] (۲۶) لَیْسَ الْکَلْبُ

[1] سے [5] تک حدیثیں ہیں۔

كَالْاَسَدِ (۲۷) لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ (۲۸) فَاطِمَةُ رض بِنْتُ مُحَمَّدٍ ص رَسُوْلِ اللّٰهِ هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ رض وَالْحَسَنُ رض وَالْحُسَيْنُ رض اِبْنَانِ لِعَلِيٍّ رض (۲۹) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (۳۰) بِسْمِ [بِاسْمِ] اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۳۲) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (۳۳) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۴) اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ +

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گائے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) زید کا مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر میں (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسول کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا نام حامد ہے (۱۲) وہ گھر جا رہے ہیں (۱۳) ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسول کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ [عَائِشَةُ] بنتِ ابی بکر رض محمد رسولِ خدا کی بیوی ہیں (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا [برابر] نہیں ہے۔ (۲۰) خوشبو لڑکے کے لئے نہیں ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے +

سوالات نمبر ۳

(۱) جملۂ اسمیہ اور فعلیہ میں فرق کیا ہے؟
(۲) جملۂ اسمیہ اور مرکّب توصیفی کا فرق بتاؤ۔
(۳) جملۂ اسمیہ کے کتنے جزو ہوتے ہیں اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟
(۴) مبتدا اور خبر کا اعراب عمومًا کیا ہوتا ہے؟
(۵) عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟
(۶) مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہئے؟
(۷) اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟
(۸) لفظِ اِنَّ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟
(۹) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکر و مؤنث پر اِنَّ لگا کر پڑھو۔
(۱۰) جملۂ اسمیہ میں نفی کے معنی کیونکر اور استفہام کے معنی کیونکر پیدا ہو سکتے ہیں؟
(۱۱) ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کرو۔
(۱۲) ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟
(۱۳) اَنَا کا تلفظ کس طرح کرو گے؟
(۱۴) مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیہ بناؤ۔
(۱۵) مرکب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو۔
(۱۶) مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟
(۱۷) مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟
(۱۸) حروف جارّہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

اوزانِ کلمات

۱- عربی اِسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مِل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہوجاتے ہیں[1] +

تنبیہ ۱۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات و مشتقات میں موجود رہے۔ اِلّا شاذ و نادر موقع پر حذف ہوجائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واو زائد ہیں +

۲- جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثُلاثی کہلاتے ہیں: فَرَسٌ۔ ضَرَبَ۔ چار ہوں تو رُباعی: فِلْفِلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا)

---

[1] لیکن سب مِل ملاکر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں +

اُس نے)، پانچ ہوں تو خماسی: سَفَرْجَلٌ +

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکّب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں: کِبْرٌ (بڑائی) ثُلاثي مُجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثُلاثي مزید فیہ ہے کیونکہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے +

تنبیہ ۲۔ افعال، اسماءِ مشتقہ[1] اور مصادر کا مجرّد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضي کے صیغۂ واحد مذکر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروفِ زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقات اور مصدر بھی مجرّد سمجھے جائینگے: نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثي مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل نَاصِرٌ۔ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَةٌ بھی ثُلاثي مجرّد کہے جائینگے گو اُن میں حروفِ زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہیگا: رَجُلٌ ثُلاثي مجرّد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثي مجرّد ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اُس نے تعظیم کی)

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، اسم صفت وغیرہ

ثُلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروفِ اصلیہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف۔ ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ ثلاثي کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ۔ ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً

قَلَمٌ کَتِفٌ[1] عَضُدٌ[2] کَلْبٌ

فَعَلٌ فَعِلٌ فَعُلٌ فَعْلٌ

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاءِ کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م)۔

جب لفظِ رُباعي کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ ع کے بعد ایک ل کی بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خماسي میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروفِ اصلیہ کے مقابلے میں تو ف۔ ع اور

---

[1] کاندھا [2] بازو [3] خاص نام۔

ل رکھے جائینگے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہینگے

كِبْرٌ كَبِيْرٌ اَكْبَرُ تَكْبِيْرٌ

فِعْلٌ فَعِيْلٌ اَفْعَلُ تَفْعِيْلٌ

مگر جب عینِ کلمہ یا لامِ کلمہ کو دُہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دُہرا لیتے ہیں: كَبَّرَ (= كَبْ بَرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد۔ قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیئے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائیگا +

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروفِ اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے +

مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو:۔

رَجُلٌ ۔ شَرَفٌ (بزرگی) شَرِيْفٌ (بزرگ)۔ اَشْرَافٌ (جمع شَرِيْفٌ کی)۔ مَلِكٌ مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی)۔ رَحْمٌ (مہربانی)۔ رَحِيْمٌ ۔ رَحْمٰنُ ۔ كَرَمٌ (بزرگی سخاوت) كَرِيْمٌ ۔ كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی)۔ عِلْمٌ (جاننا)۔ عَالِمٌ ۔ عُلَمَاءُ ۔ عَالِمُوْنَ ۔ عَقْرَبٌ (بچھو)۔ غَضَنْفَرٌ (شیر)۔ عَلَّامَةٌ ۔ عَلَّمَ ۔ تَعْلِيْمٌ ۔ تَكَبُّرٌ ۔ مُتَكَبِّرٌ ۔ اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)+

الدَّرْسُ السَّابِعُ

جمع مُکسّر

ا۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مُکسّر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ محض اہلِ زبان سے سُن لینے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں جمع مُکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں :۔

الف] اَفْعَالٌ : اَوْلَادٌ۔ جمع وَلَدٌ کی۔ اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی اسی طرح شَرِیْفٌ۔ مَطَرٌ[۱]۔ وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے +

ب] فُعُولٌ : مُلُوکٌ جمع مَلِکٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ کی۔ حُقُوقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقْقٌ) کی۔ اسی طرح شَاهِدٌ[۲]۔ قَلْبٌ[۳]۔ جُنْدٌ[۴]۔ وَجْهٌ[۵] وغیرہ کی +

ج] فِعَالٌ : کِلَابٌ جمع کَلْبٌ کی۔ ثِیَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[۶] کی۔ اسی طرح رُمْحٌ[۷]۔ رَجُلٌ۔ کَبِیْرٌ۔ صَغِیْرٌ۔ بَلَدٌ[۸] کی +

د] فُعُلٌ : کُتُبٌ جمع کِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِیْنَةٌ[۸] کی۔ اسی طرح سَفِیْنَةٌ[۹]۔ صَحِیْفَةٌ[۱۰]۔ طَرِیْقَةٌ[۱۱]۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی +

---

[۱] بارش [۲] گواہ [۳] دِل [۴] لشکر [۵] مُنہ۔ صورت [۶] کپڑا [۷] نیزہ [۸] شہر [۹] کشتی [۱۰] چھوٹی کتاب [۱۱] راستہ

ھ] اَفْعُلٌ: اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ[1] کی۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔ اسی طرح نَهْرٌ۔ بَحْرٌ۔ نَفْسٌ۔ عَيْنٌ وغیرہ کی ؛

و] فُعَلَاءُ: وُزَرَاءُ جمع وَزِيْرٌ کی۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِيْرٌ کی۔ اسی طرح شَاعِرٌ۔ عَالِمٌ۔ سَفِيْهٌ[2]۔ اَمِيْنٌ[3]۔ وَكِيْلٌ[4]۔ اَسِيْرٌ[5] وغیرہ کی ؛

ز] اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لئے ہے جو کہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہوں: اَصْدِقَاءُ جمع صَدِيْقٌ[6] کی۔ اَنْبِيَاءُ جمع نَبِيٌّ کی۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِيْبٌ[7] کی۔ اسی طرح قَرِيْبٌ[8]۔ غَنِيٌّ[9]۔ وَلِيٌّ[10] وغیرہ کی ؛

ح] فُعْلَانٌ: فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ[11] کی۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی۔ قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ[12] کی ؛

ط] فَعَالِلُ: عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ[13] کی۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ[14] کی۔ اسی طرح كَوْكَبٌ[15]۔ جَوْهَرٌ[16] وغیرہ کی جمع آتی ہے ؛

تنبیہ ۱۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا حرف حذف کرنا پڑتا ہے مثلاً سَفَرْجَلٌ[17] کی جمع سَفَارِجُ ہے اس میں ل حذف ہے ؛

---

[1] مہینہ [2] کمینہ۔ جاہل [3] امانت دار [4] جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے [5] قیدی [6] دوست [7] دوست پیارا [8] نزدیک۔ رشتہ دار [9] تونگر۔ بے پروا [10] سرپرست دوست [11] سوار (گھوڑے کا) [12] شاخ [13] عنصر [14] زلزلہ۔ بھونچال [15] ستارہ [16] قیمتی پتھر ؛

ي] فَعَالِيْلُ : فَنَاجِيْنُ جمع فِنْجَانٌ[1] کی۔ صَنَادِيْقُ جمع صُنْدُوْقٌ[2] کی۔ اسی طرح قِنْدِيْلٌ[3]۔ خِنْزِيْرٌ[4]۔ بُسْتَانٌ۔ سُلْطَانٌ کی +

ك] فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لئے مخصوص ہے)، أَسَاتِذَةٌ جمع أُسْتَاذٌ[5] کی۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيْذٌ[6] کی۔ مَلَائِكَةٌ جمع مَلَكٌ[7] کی +

ل] مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لئے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ[8] کی۔ مَسَاجِدُ جمع مَسْجِدٌ کی۔ مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ[9] کی +

م] مَفَاعِيْلُ (یہ وزن اُن کلمات کے لئے ہے جو مِفْعَالٌ یا مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں)، چنانچہ مِفْتَاحٌ[10] کی جمع ہوگی مَفَاتِيْحُ۔ مَكْتُوْبٌ[11] کی جمع ہے مَكَاتِيْبُ +

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف ہیں۔ اِن پر تنوین نہیں پڑھی جائیگی :۔

فُعَلَاءُ۔ أَفْعِلَاءُ۔ فَعَالِلُ۔ فَعَالِيْلُ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيْلُ +

۳۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو :۔

اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِيْنَ (حالتِ نصبی

---

[1] پیالی (چائے کی) [2] صندوق [3] قندیل [4] بدجانور [5] اُستاد [6] شاگرد [7] فرشتہ [8] سواری [9] کتبخانہ [10] کنجی [11] خط +

جوڑی میں) آتی ہے۔ اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے ✤

اِبْنَةٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے ✤

اَخٌ[1] کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَةٌ ہے ✤

اُخْتٌ[2] کی جمع اَخَوَاتٌ ہے ✤

اِمْرَأَةٌ[3] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَةٌ ہے ✤

اُمٌّ کی جمع اُمَّهَاتٌ ہے ✤

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ اَبْحَارٌ۔ اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے ✤

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں:

بَيْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُيُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْيَاتٌ ✤

عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِيْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے ✤

عَيْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع اَعْيُنٌ (آنکھیں) اور عُيُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں) ✤

سلسلۂ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے ابجد کے جو حروف لکھے

---

[1] بھائی [2] بہن [3] عورت ✤

ہیں۔ ان سے اُن کے جمع کی طرف اشارہ ہے ؎

بَاسِرٌ	خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ	اَلْمَدْرَسَۃُ الْعَالِیَۃُ	ہائی سکول۔ کالج
بَعْضٌ (الف) [1]	کوئی کوئی۔ کسی چیز کا حصہ	اَلْمُتَّقِیْ	پرہیزگار
ثَابِتٌ	ثابت شدہ۔ مضبوط	مُطِیْعٌ	فرمانبردار
جَارٌ (ج جِیْرَان)	پڑوسی	مُطَهَّرٌ	پاک
حَدِیْدٌ	لوہا	مَوْعِظَۃٌ (ل)	نصیحت
خَیْرٌ	بہت اچھا۔ بہتر	نَاضِرَۃٌ	تروتازہ
سَفِیْرٌ (و)	ایلچی	نَاظِرَۃٌ	دیکھنے والی
سَیْفٌ (ب)	تلوار	نَفِیْسٌ (ج نَفَائِسُ)	پاکیزہ
اَلشَّای	چاء	نَافِعٌ	فائدہ مند
شَرْطٌ (ب)	قرارداد	یَوْمٌ (الف: اَیَّامٌ)	دن
صَعْبٌ (ج)	سخت۔ دشوار	اَلْیَوْمَ	آج
طَوِیْلٌ (ج)	دراز	یَوْمَئِذٍ	اُس روز
عَرَبِیٌّ یا عَرَبِیَّۃٌ	عربی		
فَارِغٌ	خالی		
قَاطِعٌ	کاٹنے والا۔ تیز		

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے ؎

مشق نمبر ۸

تنبیہ۔ دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لئے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) اَقْلَامٌ طَوِيْلَةٌ (۲) اَلْعُلُوْمُ النَّافِعَةُ (۳) اَلْاَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُوْنَ (۵) اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) اَلشُّرُوْطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۹) اَلْحُقُوْقُ الثَّابِتَةُ (۱۰) هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيْعَةُ (۱۱) اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيْدِ (۱۲) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۳) هُنَّ اُمَّهَاتٌ (۱۴) اَلْاِخْوَانُ وَالْاَخَوَاتُ جَالِسُوْنَ (۱۵) اِنَّ الْبَنِيْنَ وَ الْبَنَاتِ مُطِيْعُوْنَ (۱۶) اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ الْيَوْمَ (۱۷) مَا هُمْ بِغَائِبِيْنَ (۱۸) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الصَّادِقِيْنَ (۱۹) اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيْسَةُ لَامِعَةٌ (۲۰) اِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلٰى بَابِ الدَّارِ (۲۱) اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۲) هُمْ عَبِيْدُ الْاِنْسَانِ وَنَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۳) فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۴) اَلصَّنَادِيْقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِيْنِ الشَّايِ (۲۵) حُقُوْقُ الْجِيْرَانِ كَحُقُوْقِ الْاَقْرِبَاءِ (۲۶) فِي الْبَسَاتِيْنِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ (۲۷) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُوْنٍ (۲۸) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (۲۹) اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ۔

جواب جمع میں دو

عِنْدَكَ تیرے پاس	عِنْدِيْ میرے پاس
(۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ ؟	نَعَمْ عِنْدِيْ كُتُبٌ نَافِعَةٌ
(۲) هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ ؟	
(۳) هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيْلٌ ؟	
(۴) هَلِ الْاَمِيْرُ صَالِحٌ ؟	
(۵) هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيْفٌ ؟	
(۶) هَلِ الصُّنْدُوْقُ فَارِغٌ ؟	
(۷) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ اَلْيَوْمَ ؟	
(۸) هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ ؟	
(۹) هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ ؟	
(۱۰) هَلْ هُوَ غَنِيٌّ ؟	
(۱۱) هَلْ هِيَ اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ ؟	
(۱۲) اَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيْسٌ ؟	

(۱۳) اَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ؟

(۱۴) هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ اُسْتَاذٌ؟

(۱۵) هَلْ فِي بَيْتِكَ مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ؟

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد [جمع] (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوشدل ہیں (۱۲) بعض پادشاہ عادل ہیں (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد [جمع] اور استاد [جمع] مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی ابیات (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں ◆

سوالات نمبر ۴

(۱) حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟
(۲) اسم میں حروف اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟
(۳) الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اسے کیا کہینگے؟
(۴) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟
(۵) جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرفِ زائد بھی ہو اُسے کیا کہو گے؟
(۶) رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيْرٌ، كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرّد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟
(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟
(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟
(۹) جمع مکسّر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟
(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟
(۱۱) بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، اَخٌ، عَبْدٌ فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

الدَّرسُ العَاشِرُ

اِسم کی اعرابی حالتیں

۱۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔ زیر۔ پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اِعراب کہلاتے ہیں +

اِعْراب کی دُو قسم ہے۔ ایک اِعْرَاب بِالحَرَکَة جو زبر زیر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اِعْراب بِالحُروف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائیگا +

۲۔ کوئی اسم :۔

(۱) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعي میں سمجھو۔ مبتدا اور خبر کی مثالیں درس ۶ میں گذر چکی ہیں +

(۲) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالت نصبي میں سمجھنا چاہئے +

(۳) اور جب وہ مضاف الیه ہو یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو تو اُسے حالت جرّي میں سمجھو۔ مثالیں آگے آتی ہیں +

مختلف اِسموں کی علاماتِ اِعْراب

۴۲۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو رفع (ـُـ) حالت نصبی میں نصب (ـَـ) اور حالت جرّی میں جرّ (ـِـ) پڑھو۔ مثلاً :-

اَرْسَلَ (بھیجا) زَیْدٌ مَکْتُوْبًا اِلٰی خَالِدٍ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم واحد ہیں۔
اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَابًا اِلَی النِّسَاءِ فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور	جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسّر ہیں۔
جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا عَلٰی فَرَسِ حَامِدٍ[1] فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور	جملہ فعلیہ ہے رَاکِبًا فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔

تنبیہ ۱۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔ اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی : اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْبًا طَوِیْلًا اِلٰی مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ۔ طَوِیْلًا اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ۔ مکتوبًا اور مَلِکٍ کی ہے۔

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔

۴۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں ـَـانِ اور حالت نصبی وجری میں ـَـيْنِ لگاؤ: كَتَبَ الرَّجُلَانِ مَكْتُوبَيْنِ اِلَى الْمَرْءَتَيْنِ (دو مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے۔ كِلَا (دونوں) اور كِلْتَا (دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجری میں كِلَيْ اور كِلْتَيْ پڑھے جائینگے: جَاءَ رَجُلَانِ كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا، اَرْسَلْتُ اِلَى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا۔ یاد رکھو كِلَا اور كِلْتَا کا استعمال ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُـوْنَ اور حالت نصبی وجری میں ـِـيْنَ بڑھانا چاہئے: اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِيْنَ اِلَى الظَّالِمِيْنَ۔

عِشْرُوْنَ، ثَلٰثُوْنَ، اَرْبَعُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجری میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہینگے۔* اُولُوْ (والے۔ حالت رفعی میں) اور اُولِيْ (حالت نصبی وجری میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکر کے ساتھ ملحق ہیں: هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں)، رَأَيْتُ اُولِي الْاَلْبَابِ عِنْدَ اُولِي الْاَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکر سالم کا اعراب بالحروف

* اِن دونوں کے بعد معدود یعنی تمیز واحد اور منصوب آتی ہے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۰ مرد)۔

[1] اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو درس تنبیہ ا میں [2] وہ دونوں مرد آئے [3] میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا۔

ہے۔ اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نُون نون اعرابی (اعراب کا نُون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۴) ۔

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنّث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع ــُـ اور حالت* نصبی وجرّی میں جرّ ــِـ پڑھا جائیگا (دیکھو سبق ۵-۲): طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا) ۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق ۲-۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَب[۱] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی: مَكَّةُ، مِصْرُ، اَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام) حَمْرَاءُ (سرخ [مؤنّث])، مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ ان پر حالت رفعی میں ضمّہ ــُـ اور حالت نصبی و**جرّی میں فتحہ ــَـ پڑھتے ہیں: رَأَى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِي مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکّے میں دیکھا) ۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب مُعَرَّف بِاللّام ہوں۔ یا مضاف تو حالت جرّی میں انھیں کسرہ ــِـ دیا جائیگا: فِي الْمَسَاجِدِ - فِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

تنبیہ ۳ - جن اسموں پر تنوین آیا کرتی ہے۔ وہ مُنْصَرِف

* یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مؤنث سالم کو جر (زیر) ہی سے پڑھینگے

** یعنی حالت جری میں بھی بجائے زیر کے زبر ہی سے پڑھینگے ۔

[۱] دیکھو ص ۹۴ فقرہ ۱۰

کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ وغیر منصرفہ کا بیان درس ۵۷ میں دیکھو۔

۸۔ مُوْسٰی، عِیْسٰی جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اس لئے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائینگے: جَاءَ مُوْسٰی، رَأَیْتُ مُوْسٰی، هُوَ غُلَامُ مُوْسٰی۔ ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

۹۔ اَلْقَاضِيْ۔ اَلْعَالِيْ۔ اَلْجَارِيْ۔ اَلْمَاضِيْ جیسے الفاظ[1] (جن کے آخر میں ی ساکن ہو) حالت رفعي وجرّي میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبي میں اُن کو حسب دستور نصب دیا جائیگا:

جَاءَ الْقَاضِيْ	(قاضی آیا)	حالت رفعي
جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِيْ	(قاضی کا غلام آیا)	حالت جرّي
رَأَیْتُ الْقَاضِيَ	(میں نے قاضی کو دیکھا)	حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعي وجرّي میں قَاضٍ عَالٍ اور حالت نصبي میں قَاضِیًا۔ عَالِیًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ۔ عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعي میں) یا قَاضِیْنَ۔ عَالِیْنَ وغیرہ (حالت نصبي وجرّي میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہو گا یعنی قَاضِیَانِ، عَالِیَانِ (حالت رفعي میں) یا قَاضِیَیْنِ، عَالِیَیْنِ (حالت نصبي وجرّي میں)۔

[1] ایسے اسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں۔

۱۰۔ یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے انھیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مبني کہلاتے ہیں اسموں میں مبني بہت کم ہیں۔ ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مَبْنِيْ ہیں۔ جن کا بیان آئندہ ہوگا۔ مبنیات کے اقسام سبق ۵۰ میں دیکھو

تنبیہ ۴۔ ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ۶ میں لکھی گئی ہیں باقی ضمیروں کا بیان سبق ۱۱ و ۱۵ میں ہوگا۔ مفصل بیان سبق ۵۱ میں دیکھو

سلسلۂ الفاظ نمبر ۸

بَوَّابٌ	دربان	سَيِّدٌ	سردار۔ آقا
ثَمَرٌ (الف)	پھل	سَيِّدَةٌ	ملکہ شریف عورت۔ بی بی
جَبَلٌ (ج)	پہاڑ	فَاصِلَةٌ	دُوری۔ فاصلہ
جَمَلٌ (ج)	اونٹ	فَارِهٌ	سُبک رفتار
حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	چڑیاگھر	كُمَّثْرٰى	امرود
دِيْوَانٌ (ي، دَوَاوِيْنُ)	کچہری	مُزَيَّنٌ	آراستہ
دُكَّانٌ (ي)	دُکان	مُصَلّٰى	نماز کی جگہ۔ عیدگاہ
رَاكِبًا	سوار ہوکر	نَاقَةٌ (ج۔ نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ)	اُونٹنی
سُوْقٌ (الف)	بازار	نُزْهَةٌ	تفریح
سَيَّارَةٌ[1] (ج۔ سَيَّارَاتٌ)	موٹر		

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے۔ قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

مشق نمبر ٩ (الف) *

(١) اَلتِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ (٢) اَلتَّلَامِذَةُ حَاضِرُوْنَ (٣) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْكَلْبُ جَالِسٌ (٤) ضَرَبَ الْوَلَدُ كَلْبًا بِالْحَجَرِ (٥) جَاءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ وَذَهَبَ اِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ (٦) رَاٰى حَامِدٌ اَسَدًا فِيْ حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ (٧) اَكَلَ [کھایا] يَحْيٰى كُمَّثْرٰى وَ خَالِدٌ رُمَّانًا (٨) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَهَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِكِيْنَ (٩) ذَهَبَ[1] النِّسَاءُ اِلٰى دِهْلِيْ رَاكِبَاتٍ فِي السَّيَّارَةِ (١٠) رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاهِبِيْنَ اِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ (١١) يَذْهَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَى الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْهَةِ (١٢) فِي الْبَغْدَادِ نَهْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَةِ (١٣) فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ النِّسَاءِ فِي الْجَنَّةِ (١٤) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (١٥) رَاَيْتُ قَاضِيَيْنِ عَادِلَيْنِ جَالِسَيْنِ فِي الدِّيْوَانِ (١٦) هَلْ هُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟ (١٧) لَا۔ بَلْ هُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (١٨) فِي الْهِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِهِمَالِيَه (١٩) ذَهَبَ كِلَا الْوَلَدَيْنِ وَكِلْتَا الْبِنْتَيْنِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ الْعَالِيَةِ (٢٠) رَاَيْتُ خَلِيْلًا وَسَعِيْدًا كِلَيْهِمَا لَاعِبَيْنِ فِي الْمَيْدَانِ (٢١) اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً[2] لِاُولِي الْاَبْصَارِ۔

[1] عاقل کی جمع مؤنث کے لئے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں [2] مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فی ذلك خبر مقدم ہے باقی جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔

* اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھا کرو

تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کئے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو درس ۱۱ سے شروع ہوگا۔

مشق نمبر ۹ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو:۔

(۱) اَلْاَسَاتِذَةُ ــــــ وَالتَّلَامِذَةُ ــــــ

(۲) ــــــ جَالِسَةٌ عَلَى ــــــ

(۳) جَاءَ ــــــ رَاكِبًا عَلَى ــــــ

(۴) رَأَى ــــــ ــــــ حَارِسًا جَالِسًا ــــــ اَلْبَابِ

(۵) ــــــ اَنْهَارًا ــــــ فِي الْهِنْدِ

(۶) فِي الْهِنْدِ ــــــ جَارِيَةٌ

(۷) هَلْ ذَهَبَ ــــــ اِلَى ــــــ؟

(۸) ــــــ اَسَدًا وَفِيْلًا فِي ــــــ

(۹) ــــــ عَلِيٌّ ــــــ عَلَى ــــــ

(۱۰) ــــــ ــــــ وَ ــــــ رَاكِبَيْنِ ــــــ ــــــ

(۱۱) يَذْهَبُ ــــــ اِلَى ــــــ ــــــ اَلظُّهْرِ

(۱۲) ــــــ عُثْمَانَ ــــــ مَكَّةَ ــــــ اَمَامَ الْكَعْبَةِ

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دو گزرے ہوئے مہینے (۳) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴) مکے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) میں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکے میں آیا (۸) دو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (۹) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب آراستہ ہیں (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے ؟

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

اَلْاِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

۱ - تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو ان کے آخر کا نون اعرابی گر جاتا ہے :-

هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ	(وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں)	حالت رفعي دراصل بَيْتَانِ
رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	(میں نے مرد کے دو گھر دیکھے)	حالت نصبي 〃 بَيْتَيْنِ
أَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ	(مرد کے دو گھروں کے دروازے)	حالت جرّي 〃 〃
هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ	(وہ لڑکے کے معلّمین ہیں)	حالت رفعي 〃 مُعَلِّمُوْنَ

لہ بِجَدٍّ۔

رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کو میں نے دیکھا)	حالت نصبی در اصل مُعَلِّمِيْنَ
بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ (لڑکے کے معلمین کا گھر)	حالت جرّی ء ء

۲۔ اَبٌ (باپ)، اَخٌ (بھائی) فَمٌ (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی:۔

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اَبُوْ	اَبَا	اَبِيْ
اَخُوْ	اَخَا	اَخِيْ
فُوْ	فَا	فِيْ

تنبیہ ۱۔ لفظ ذُوْ (والا۔ مالک۔ صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تینؔ صورتیں ہوں گی۔ لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے۔ ضمیر کی طرف نہیں ہوتا: ذُوْ مَالٍ (مال والا) ذَا مَالٍ۔ ذِيْ مَالٍ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے۔

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع ذَوُوْن۔ مؤنث ذَوَاتَانِ، ذَوَاتٌ۔ ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا: ذَوَا مَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْ مَالٍ۔ ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)۔

تنبیہ ۲۔ اَب۔ اَخ اور فَم جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں

لہ اَبٌ کا تثنیہ اَبَوَانِ یا اَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ۔ ٢ه تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَيْنِ اور جمع اِخْوَانٌ۔

۳ه تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيَانِ اور جمع اَفْوَاهٌ۔

تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں: اَبِيْ (میرا باپ) اَخِيْ (میرا بھائی) فَمِيْ (میرا منہ)۔

۳۔ ایک اسم کی طرف دو یا زیادہ اسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو حسبِ دستور مضاف الیہ سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیہ کی طرف اشارہ کرتی ہو: بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهُ (وزیر کا گھر اور اُس کا باغ) بُيُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور اُن کے باغات)۔

۴۔ جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں ہوں گی:۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	كِتَابُهُ	كِتَابُهَا	كِتَابُكَ	كِتَابُكِ	كِتَابِيْ	كِتَابِيْ
تثنیہ	كِتَابُهُمَا	كِتَابُهُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُكُمَا	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا
جمع	كِتَابُهُمْ	كِتَابُهُنَّ	كِتَابُكُمْ	كِتَابُكُنَّ	كِتَابُنَا	كِتَابُنَا

الف کے بعد یائے متکلم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو ہ پڑھیں: عَصَايَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی)، يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متصل بہ حرف کہلاتی ہیں۔ دیکھو ان کی گردانیں آئندہ صفحہ پر۔

---

[1] یہ ضمیریں مجرور متصل بہ اسم کہلاتی ہیں [2] اس ایک مرد کی کتاب۔

	غائب		مخاطب		متکلم	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	لَهٗ ۱؎	لَهَا	لَكَ	لَكِ	لِيْ	لِيْ
تثنیہ	لَهُمَا	لَهُمَا	لَكُمَا	لَكُمَا	لَنَا	لَنَا
جمع	لَهُمْ	لَهُنَّ	لَكُمْ	لَكُنَّ	لَنَا	لَنَا

اسی طور بِ کے ساتھ ملاکر: بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

″ مِنْ ″ ″ مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ ″ مِنِّيْ، مِنَّا ″

″ عَلٰى ″ ″ عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ ″ عَلَيَّ، عَلَيْنَا ″

″ اِلٰى ″ ″ اِلَيْهِ (اس کی طرف) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ ″ اِلَيَّ، اِلَيْنَا ″

تنبیہ ۱۔ لِ (جو حرف جار ہے) ضمیر واحد متکلم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا۔ اور لِيْ کو لِيَ بھی پڑھا جاتا ہے: لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [= دِيْنِيْ] (تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہئے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِيْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہئے۔

هُمْ اور كُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرف باللام ہو تو ان دونوں

۱؎ اُس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

کے میم کو ضمّہ ُ دے کر لام تعریف سے ملا کر پڑھو، لَهُمُ الْمَالُ وَلَكُمُ الْمَالُ +

۵۔ مرکب اضافی پر حرفِ نِدا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ َ پڑھتے ہیں: يَا سَيِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ +

تنبیہ ۲۔ حروفِ نِدا کئی ہیں۔ جن میں سے یَا زیادہ مستعمل ہے جس اسم پر حرف نِدا داخل ہو اُسے مُنادٰی کہتے ہیں +

مُنادٰی مفرد (غیر مضاف) ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہئے: يَا زَيْدُ (اے زید) يَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی فقرہ ۵ میں لکھی گئی +

منادٰی معرّف باللّام ہو تو یَا کے ساتھ اَيُّهَا مذکر کے لئے اور اَيَّتُهَا (مؤنث کے لئے) لگانا چاہئے: يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) يَا اَيَّتُهَا الاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی یَا بغیر ہی اِن دونوں لفظوں کو منادٰی پر داخل کرتے ہیں: اَيُّهَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ (اے شریف عورت) +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

اَبُوْبَكْرٍ	(بکر کا باپ) خاص نام ہے	اَمَامٌ	آگے۔ سامنے
		اِنَّا (= اِنَّنَا)	بیشک ہم

بَنُوهَاشِم	(ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے	سِنٌّ (الف)	دانت
خَتَنٌ	داماد	صِهْرٌ (الف)	سسرا
خَلْفٌ	پیچھے	قَبِيلَةٌ (ج قَبَائِلُ)	قبیلہ۔ خاندان
دِرْهَمٌ	درم (چاندی کا ایک سکہ)	عِنْدَ (یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے)	پاس
دِينَارٌ (ج دَنَانِيرُ)	اشرفی	لِسَانٌ	زبان۔ بولی
ذَهَبٌ	سونا	مَحْيَا	زندگی۔ جینا
رَاجِعٌ	لوٹنے والا	مَمَاةٌ	موت۔ مرنا
رَشِيدٌ	ٹھیک سمجھ والا	نُسُكٌ	عبادت۔ قربانی
سَاعَةٌ	گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت	وَسِخٌ	میلا

مشق نمبر ۱۰ [1]

(۱) يَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ؟	لَا! بَلِ اسْمِي عَبْدُ اللّٰهِ أَيَّتُهَا السَّيِّدَةُ
(۲) يَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلْ أَنْتَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ؟	نَعَمْ يَا سَيِّدَتِي! نَحْنُ بَنُوهَاشِمٍ
(۳) أَهٰذَا كِتَابُكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟	نَعَمْ هٰذَا كِتَابِي أَيُّهَا الْأُسْتَاذُ
(۴) هَلْ هٰذَا بَيْتُ رُفَقَائِكَ؟	لَا! لَيْسَ هٰذَا بَيْتُهُمْ بَلْ بَيْتُنَا
(۵) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ أَخِيْكَ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِي

[1] ہر اسم کے اعراب پر خاص توجہ رکھو۔

سوال	جواب
(۵) هَلْ لَكَ أَخٌ يَا خَلِيلُ ؟	نَعَمْ يَا أُسْتَاذِي! لِي أَخَوَانِ
(۶) أَلَيْسَ هٰذَا كِتَابُ أَخِيكَ ؟	بَلٰى! هُوَ كِتَابُ أَخِي
(۷) هَلْ هِيَ أُخْتُكَ الصَّغِيرَةُ ؟	نَعَمْ هِيَ أُخْتِي الصَّغِيرَةُ
(۸) أَهٰذَا أَخُو مُحَمَّدٍ ؟	لَا! هُوَ أَخُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
(۹) أَرَأَيْتَ أَخَا مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! أَخُو مُحَمَّدٍ لِي رَفِيقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۱۰) هَلْ هٰذَا كِتَابُ أَخِي مُحَمَّدٍ ؟	نَعَمْ! هُوَ كِتَابُ أَخِيهِ
(۱۱) هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ ؟	نَعَمْ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ
(۱۲) هَلْ يَدَاكَ نَظِيفَتَانِ ؟	نَعَمْ! يَدَايَ نَظِيفَتَانِ
(۱۳) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيكُمْ نَفِيسَةٌ ؟	نَعَمْ! ثِيَابُهُمْ نَفِيسَةٌ
(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ ؟	نَعَمْ! وَعِنْدَ أُمِّي سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ
(۱۵) هَلْ عَلَيْكَ لَهُ دَرَاهِمُ ؟	نَعَمْ! عَلَيَّ لَهُ دَرَاهِمُ وَلِي عَلَيْهِ دَنَانِيرُ
(۱۶) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهُ إِلٰى شِمْلَةَ ؟	لَا! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ إِلٰى حَيْدَرَآبَاد

(۱۷) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحديث] (۱۸) فِي فِينَا [يَا فِي فِمِنَا]

لِسَانٌ وَاَسْنَانٌ (۱۹) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۰) اِبْنُ اَبِيْ بَكْرِنِ الْكَبِيْرِ عَبْدُ اللّٰهِ (۲۱) اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (۲۲) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَاَبْنَاهُ صَالِحُوْنَ (۲۳) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۴) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (۲۵) اَلَيْسَ مِنْكُمْ بِرَجُلٍ رَشِيْدٍ؟ (۲۶) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (۲۷) اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ[1]

(۱) هماغلامان صالحان (۲) هماغلاما زيد (۳) هم معلمون (۴) هم معلموالمدرسة (۵) يدابنت الحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (۶) ان النساء الصالحات معلمات في مدرسة البنات (۷) هذا فرس غلام ابن الوزير (۸) ولد المرءة العاقلة قائم (۹) ابن المرءة العاقلة جالس امام المعلم (۱۰) بنت الرجل الصالحة جميلة (۱۱) ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات؟ (۱۲) هل هو قاض عادل؟ (۱۳) ارأيت القاضي العادل؟ (۱۴) هل ذهب القاضي العادل راكبا على الناقة (۱۵) ضرب ابو خالد اباحامد (۱۶) عثمان رءى زينب عند فاطمة (۱۷) يا عبد الكريم هل رءيت معلمي مدرستنا؟

[1] لازمی نہیں ہے۔

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۲۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لئے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لا سکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرفِ استفہام (دیکھو سبق ۶ تنبیہ ۴) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اُردو میں حذف کر سکتے ہیں۔

(۱) تمہارا نام عبد الرحمٰن ہے؟	جی ہاں! میرا نام عبد الرحمٰن ہے۔
(۲) عبد الرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟	نہیں! یہ عبد اللہ کی کتاب ہے۔
(۳) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟	نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔
(۴) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟	جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔
(۵) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟	نہیں! وہ پادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔
(۶) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟	جی ہاں! لیکن (بَلْ) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔
(۷) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟	جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے
(۸) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟	جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔
(۹) کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟	جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔

سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہئے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِيْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائینگے؟

(۹) اَلْقَاضِيْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھینگے؟

(۱۰) اَلْعَالِيْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو۔

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۳) أَبٌ، أَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انھیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھوگے؟

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہیگی یا فاصلے سے؟

(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ و جمع مؤنث کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

(۱۷) مضاف پر حرف نِدا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انھیں کون سی ضمیریں کہتے ہیں؟

(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملاکر گردان کرو۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماء اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَۃِ) ہیں۔ اور وہ دو قسم کے ہیں :۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے)

ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں :۔

جمع	تثنیہ	واحد	
هٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد	هٰذَانِ (حالت رفعی) هٰذَيْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو مرد	هٰذَا یہ ایک مرد	مذکر
" یہ بہت عورتیں	هَاتَانِ (حالت رفعی) هَاتَيْنِ (حالت نصبی و جری) یہ دو عورتیں	هٰذِهٖ یہ ایک عورت	مؤنث

(۲) بعید کے لئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے)

ان کی عام صورتیں یہ ہیں :۔

جمع	تثنیہ	واحد	
اُولَاۤئِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے وہ بہت مرد	ذَانِكَ (حالت رفعی) ذَيْنِكَ (حالت نصبی و جری) وہ دو مرد	ذَاكَ یا ذٰلِكَ وہ ایک مرد	مذکر

	واحد	تثنیہ	جمع
مؤنث	تَاكَ یا تِیْكَ یا تِلْكَ (وہ ایک عورت)	تَانِكَ (حالت رفعی) تَیْنِكَ (حالت نصبی و جری) (وہ دو عورتیں)	اُولَاءِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے (وہ سب عورتیں)

تنبیہ ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر هَا اور كَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے ﴿

تنبیہ ۲۔ كَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰكَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں ﴿

تنبیہ ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس سے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے معنی ایک ہی ہیں: ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے)، ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے) ﴿

تنبیہ ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں ﴿

۳۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر جملے کا ایک جزو یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی یا مرکب اضافی کی مانند) ﴿

۳۔ مشارٌ الیہ ہمیشہ مُعَرّف بِاللّام یا مضاف ہوگا۔

۴۔ اگر مشارٌ الیہ مُعَرّف باللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہیئے جیسے هٰذَا الْكِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہیئے جیسے كِتَابُكُمْ هٰذَا (تمہاری یہ کتاب)۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے هٰذَا كِتَابُكُمْ تو اس کے معنی ہوں گے "یہ تمہاری کتاب ہے" اس صورت میں "كِتَابُكُمْ" مشارٌ الیہ نہیں بلکہ خبر ہے۔ اسی لئے جملہ پورا ہو جاتا ہے (جیسا کہ ابھی لکھا جاتا ہے)۔

۵۔ جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ کے) جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں:۔

الف) اگر خبر معرّف باللّام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملۂ اسمیہ کے بیان میں تم نے پڑھا ہے): هٰذَا هُوَ الْكِتَابُ (یہ کتاب ہے)

أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہیں)۔

اِن مثالوں میں مشارٌ الیہ مقدّر[1] ہے گویا دراصل یہ ہے هٰذَا الشَّيْءُ

[1] دل میں پوشیدہ

هُوَ الْكِتَابُ - أُولٰئِكَ النَّاسُ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛

ب) اگر خبر معرّف باللام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اِس مثال میں بھی مشارٌ الیہ مقدَّر ہے ؛

ج) اور اگر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں: هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)۔ البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں: هٰذَا هُوَ كِتَابُكُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاكَ هُوَ ابْنُ الْمَلِكِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے) ؛

تنبیہ ۵۔ اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا اور هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ اِن دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کر لو؛

تنبیہ ۶۔ هٰهُنَا یا هُنَا (یہاں) اور هُنَاكَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں۔ ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے ؛

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

تِيْنٌ	انجیر	لَارَيْبَ	کچھ شک نہیں
حُمْرَةٌ	سُرخی	عَمٌّ (الف)	چچا
خَالٌ (الف: أَخْوَالٌ)	ماموں	عَمَّةٌ	پھوپھی
خَالَةٌ	خالہ	اَلْمُتَّقِي	پرہیزگار
رَيْبٌ	شک	مَطْلُوْبٌ	مقصود

مَنْظَرٌ (ل)	نظارہ		قَالَ (فعل ماضی مذکر)	اُس مرد نے کہا	
هُدًى	ہدایت		قَالَتْ (" مؤنث)	اُس عورت نے کہا	
وَجْهٌ (ب)	منہ		كَاَنَّ	گویا کہ۔ جیسا کہ	

مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ (۲) هٰذِهٖ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهٗ (۶) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰) اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟ (۱۱) ذَاكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَ تِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴) اُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵) هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱۶) تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷) فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۹) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰) قِيْلَ [کہا گیا] اَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟ (۲۱) قَالَتْ كَاَنَّهٗ [گویا کہ وہ] هُوَ (۲۲) اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ (۲۳) فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ

مِنْ رَبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ [دیکھو سبق ۱۰-ے] (۲۴) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ◆

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست [جمع] دولتمند ہیں (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونوں بھائی ہیں (۶) وہ اُونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمہارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں (۱۰) یہ [ایک] اچھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں (۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اُس کی ماں ◆

سوالات نمبر ۶

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہیئے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

(۷) كِتَابُكُمْ هٰذَا اور هٰذَا كِتَابُكُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟

(۸)

ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ

ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹)

ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے كَ میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ

اَلدَّرْسُ الثَّالِثَ عَشَرَ

اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَيْشَ[1] (کیا)، اَيٌّ (کونسا)، اَيَّةٌ (کونسی)، كَمْ (کتنا۔کتنی)، كَيْفَ (کیسا۔کیسی)، اَيْنَ (کہاں)، مَتٰى (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰى (کہاں سے۔کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَيٌّ اور اَيَّةٌ کے سوا سب مبنی ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۹)۔

تنبیہ ۲۔ سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ هَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں۔ یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے اور اسماء استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں: مَنْ اَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انھیں مضاف کے بعد لانا چاہیئے: كِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر لِ (حرفِ جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں: لِمَنِ الْكِتَابُ (کس کی کتاب ہے؟)، لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کے دن

[1] در اصل اَيُّ شَيْءٍ ہے۔

ملک کس کا ہے؟)۔

۳۔ حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶) اسماء استفہام کے شروع میں لگائے جاتے ہیں: لِمَنْ (کس کا)، لِمَا (کس کا)، بِكَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو)، مِنْ اَیْنَ (کہاں سے)، اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے)، مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے)، عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے۔ کس چیز کی نسبت)، فِیْمَا (کس چیز میں)۔

۴۔ مَا بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِیْمَا سے فِیْمَ ہوجاتا ہے۔

۵۔ اَیٌّ اور اَیَّةٌ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں: اَیُّ رَجُلٍ یا اَیُّ الرِّجَالِ (کونسا مرد)، اَیَّةُ مَرْأَةٍ یا اَیَّةُ النِّسَاءِ (کونسی عورت)، سمجھ لو اَیٌّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور مُعرّف باللّام جمع۔

۶۔ کَمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟)، کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟)۔

۷۔ کَمْ کبھی استفہام کے لئے نہیں بلکہ خبر کے لئے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِیَّه کہتے ہیں۔ اُس وقت اُس کے معنٰی ہونگے "کئی ایک" یا "بہتیرے" کَمْ خَبَرِیَّه کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد" کبھی "جمع" جیسے

كَمْ عَبْدٍ يا عَبِيْدٍ أَعْتَقْتُ (میں نے بہتیرے غلام آزاد کر دیئے)۔

كَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال ہوتا ہے: كَمْ مِنْ رُبِيَّةٍ عِنْدَكَ؟ كَمْ مِنْ دِيْنَارٍ یا دَنَانِيْرَ[1] صَرَفْتُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

أَمْرٌ	کام۔ حکم	عَصَا	لاٹھی
بَيْنَ	درمیان	قَلَمُ الْحِبْرِ	سیاہی کا قلم
حِبْرٌ	سیاہی	قَلَمُ الرَّصَاصِ	پنسل سیسہ کا قلم
خَمْسَةٌ	پانچ	قَهَّارٌ	زبردست
رُبِيَّةٌ	روپیہ	وَاحِدٌ	ایک
سَمِيْنٌ (ج)	فربہ	يَمِيْنٌ	دایاں ہاتھ۔ دائیں
ضَرُوْرِيٌّ	ضروری	يَسَارٌ	بایاں ہاتھ۔ بائیں
عَافِيَةٌ	آرام		

مشق نمبر ۱۲ (الف)

(۱) مَا هٰذَا؟	هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ
(۲) وَمَا ذَالِكَ؟	ذَاكَ قَلَمُ الْحِبْرِ
(۳) مَا هٰذِهٖ؟	هٰذِهٖ دَوَاةٌ

[1] غیر منصرف ہے اس لئے حالت جری میں فتحہ دیا گیا۔

(۴) وماذا فِي الدَّواةِ ؟	فى الدواة حِبْرٌ
(۵) مَنْ هٰذانِ الرَّجُلانِ ؟	هٰذانِ عَمِّي وَخَالِي
(۶) وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا ؟	تِلْكَ اُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ
(۷) اَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ ؟	ذَاكَ اَخِي الْكَبِيرُ حَامِدٌ
(۸) مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ ؟	هٰؤُلَاءِ اَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ
(۹) مَنْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ ؟	هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِي مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ
(۱۰) اَيْنَ اَخُوكَ الصَّغِيْرُ ؟	هُوَ ذَهَبَ الى المدرسة
(۱۱) مَتٰى ذَهَبَ ؟	ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ
(۱۲) لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟	هذا هُوَ كِتَابِي
(۱۳) مَنْ رَبُّكَ ؟	اَللّٰهُ رَبِّي
(۱۴) مَنْ نَبِيُّكَ ؟	مُحَمَّدٌ رسولُ اللّٰهِ نَبِيِّيْ
(۱۵) مَادِيْنُكَ ؟	اَلْاِسْلَامُ دِيْنِي

مشق نمبر ۱۲ (ب)

(۱) مَا اسْمُكَ يَا وَلَدُ ؟	اِسْمِي عَبْدُ اللّٰهِ يَا سَيِّدِي
(۲) مَا اسْمُ اَبِيكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ؟	اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
(۳) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ
(۴) اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ ؟	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ

(۵) كَيْفَ حَالُكُمْ؟	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ
(۶) كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدُ؟	لِيْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ
(۷) كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ؟	يَا سَيِّدِيْ خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةً اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ
(۸) كَمْ لَكَ مِنَ الْإِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ؟	لِيْ اُخْتَانِ وَاَخٌ وَاحِدٌ
(۹) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ؟	هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً
(۱۰) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا؟	اَنَا جَالِسٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ
(۱۱) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى؟	هِيَ عَصَايَ
(۱۲) قَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟	قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
(۱۳) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
(۱۴) مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ؟	اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ

مشق نمبر ۱۲ (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

(۱) مَا هٰذَا؟	(۶) مَنْ هٰذَانِ؟
(۲) مَا هٰذِهٖ؟	(۷) مَنْ هٰؤُلَاءِ؟
(۳) مَا ذَاكَ؟	(۸) اَيْشِ اسْمُكَ؟
(۴) مَا تِلْكَ؟	(۹) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ؟
(۵) مَنْ هٰذَا؟	(۱۰) مَا اسْمُ اَخِيْكَ؟

(۱۱) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟	(۱۷) اَرَأَيْتَ بَيْتَ اَبِيْهَا ؟
(۱۲) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ ؟	(۱۸) اَيَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ ؟
(۱۳) كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ ؟	(۱۹) كَيْفَ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ ؟
(۱۴) بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ ؟	(۲۰) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰى بُمْبَائِي ؟
(۱۵) اَيْنَ اَبُوْهَا ؟	
(۱۶) اَرَأَيْتَ اَبَاهَا ؟	

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم کون ہو ؟	جناب (یاسیّدی) میں حامد ہوں
(۲) تمہارے باپ کا نام کیا ہے ؟	میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے
(۳) عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں ؟	اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں
(۴) تمہارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟	وہ میرے بھائی کی بیوی ہے
(۵) اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟	اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں
(۶) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں ؟	وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں
(۷) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں ؟	جناب! آج تیس (۳۰) لڑکے حاضر ہیں
(۸) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے ؟	میں ایک ضروری کام کے لئے کھڑا ہوں
(۹) یہ کتاب کتنے کی ہے ؟	یہ کتاب پانچ (۵) روپے کی ہے

(۱۰) خالد تمھارے کتنے بھائی ہیں؟	جناب میرے دو بھائی ہیں
(۱۱) یہ چھوٹا کُتا کس کا ہے؟	یہ میرے ماموں کا کُتا ہے
(۱۲) ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟	جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں
(۱۳) تیرا بھائی کب گیا؟	وہ ایک گھنٹہ قبل گیا

ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں جملہ اسمیہ اور دسویں سبق میں جملۂ فعلیہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔

جملہ اسمیہ ہو یا فعلیہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیہ کہو جسے انشائیہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) حَامِدٌ جَالِسٌ
مبتدا خبر } جملۂ اسمیہ خبریہ

(۲) عَلِيٌّ رَجُلٌ سَخِيٌّ
مبتدا موصوف صفت مل کر خبر } جملۂ اسمیہ خبریہ

(۳) مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ؟
اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر) } جملۂ اسمیہ استفہامیہ

(۴) هَلْ كَتَبَ زَيْدٌ مَكْتُوبًا إِلَى خَالِدٍ؟
حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل) } جملۂ فعلیہ استفہامیہ

سوالات نمبر ۷

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے ؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے ؟

(۲) اسماء استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیئے ؟

(۳) اسماء استفہام میں کونسا لفظ معرب ہے ؟

(۴) کَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟

(۵) اَیٌّ اور اَیَّةٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے ؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ۔

(۶) عَمَّ اور فِیْمَ اصل میں کیا ہیں ؟

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها ؟ هل هو عمّك ؟ وأيّة مرءة قائمة عند باب دارك ولماذا ؟ ومن عن يمينها ؟ هل هو ولدها الكبير ؟ كم لك من الناقات يا صالح وكم لك من البقرات ؟ كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة ؟ هل ارسل محمود مكتوبا الى ابيه ؟ نعم يا سيّدي كم مكتوب ارسل محمود الى ابيه لٰكن ماجاء جواب من عنده ۔

لہ کتنا خوب ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ

۱۔ فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہوچکنا معلوم ہوتا ہے: کَتَبَ (اُس نے لکھا)۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام اب تک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا: یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھیگا) +

بعض علمائے صرف امر حاضر (اُکْتُبْ = لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں۔

۲۔ حروفِ اصلیہ[1] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں: کَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا) +

تنبیہ ۱۔ لفظ کے حروفِ اصلیہ کو مادّہ کہتے ہیں۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقات کے حروفِ اصلیہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے۔ اس لئے اگر مصدری معنی بتلانے کے لئے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہوجائے۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ

[1] حروفِ اصلیہ اور حروفِ زوائد کا بیان سبق ۵ میں گذر چکا ہے +

کَتَبَ کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اُس نے لکھا"۔ ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے: تَعَلَّمُوا اَلْکِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو)۔ اَلْکِتَابَةُ کَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے ✦

۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) کَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ میں ہوگا ✦

اَلْفِعْلُ الْمَاضِی الْمَعْرُوْفُ

۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کُل صیغے حسب ذیل ہیں:۔

دائیں سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	کَتَبَ (اُس ایک مرد نے لکھا)	کَتَبَا (اُن دو مردوں نے لکھا)	کَتَبُوْا (اُن بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	کَتَبَتْ (اُس ایک عورت نے لکھا)	کَتَبَتَا (اُن دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْنَ (اُن بہت عورتوں نے لکھا)
حاضر	مذکر	کَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا)	کَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا)	کَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	کَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا)	کَتَبْتُمَا (تم دو عورتوں نے لکھا)	کَتَبْتُنَّ (تم بہت عورتوں نے لکھا)
متکلم	مذکر	کَتَبْتُ (میں ایک مرد نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا)	کَتَبْنَا (ہم بہت مردوں نے لکھا)
	مؤنث	٥ × (میں ایک عورت نے لکھا)	٥ × (ہم دو عورتوں نے لکھا)	٥ × (ہم بہت عورتوں نے لکھا)

تنبیہ ۲۔ کُل صیغے تو اٹھارہ ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ صیغوں میں بھی ایک لفظ کَتَبْتُمَا دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اِس کے دُہرانے کا رواج پڑگیا ہے۔ جہاں ایسا نشان X ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے ٭

تنبیہ ۳۔ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو ضمائر مرفوعہ متصلہ کہتے ہیں ٭

تنبیہ ۴۔ کَتَبَتْ (صیغہ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں: کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوْبَ (اُستانی نے خط لکھا)۔ اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اُن کا تلفظ نہ کریں: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوْبَ، اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوْبَ ٭

۵۔ فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں:۔

شَرِبَ (اُس نے پیا)، شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک ٭

كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا) كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک ٭

۶۔ فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں۔ ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے: کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا)، شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا)، کَرُمَ سے کُرِمَ +

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے۔ اسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اُسی کو رفع دیتے ہیں: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے؟

۷۔ ماضی پر لفظ مَا[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے، مَا کَتَبَ (اس نے نہیں لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا) +

۸۔ اکثر اوقات ماضی پر لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں، قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا) +

۹۔ پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملۂ فعلیہ ہے۔ جملہ فعلیہ میں فعل کے بعد عموماً فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے: جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدّی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھو سبق ۱۰): أَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا۔ ان کے سوا باقی سب متعلّقات کہلاتے ہیں۔ جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)، فِی الْبَیْتِ

[1] مَا نافیہ ہے +

(گھر میں)، اَلْیَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کردیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کرسکتے ہیں: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کردیا تمہارے لئے تمہارا دین) اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدم ہے[1]

۱۰۔ جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہیگا (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع)۔ البتہ فاعل مذکر کے لئے مذکر کا صیغہ آئیگا اور مؤنث کے لئے مؤنث کا صیغہ: کَتَبَ وَلَدٌ، کَتَبَ وَلَدَانِ، کَتَبَ اَوْلَادٌ، کَتَبَتِ ابْنَةٌ، کَتَبَتِ ابْنَتَانِ اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ۔ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہونگے۔ اس مسئلہ کی تفصیل سبق ۱۸ میں لکھی جائیگی +

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ۔ ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے +

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنالیں اور گردان کرلیں خصوصًا مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کریں +

اَکَلَ (یَأْکُلُ)	کھانا	تَرَکَ (یَتْرُکُ)	چھوڑنا
بَعَثَ (یَبْعَثُ)	بھیجنا	خَرَجَ (یَخْرُجُ)	نکلنا

[1] دوسرا حصہ

دَخَلَ (يَدْخُلُ)	داخل ہونا	فَتَحَ (يَفْتَحُ)	فتح کرنا۔ کھولنا
طَلَبَ (يَطْلُبُ)	مانگنا۔ بُلانا	فَرِحَ (يَفْرَحُ)	خوش ہونا
طَلَعَ (يَطْلُعُ)	طلوع ہونا	فَهِمَ (يَفْهَمُ)	سمجھنا
غَرَبَ (يَغْرُبُ)	غروب ہونا	قَتَلَ (يَقْتُلُ)	قتل کرنا
غَلَبَ (يَغْلِبُ)	غالب ہونا	نَجَحَ (يَنْجَحُ)	کامیاب ہونا

اَقْرَبُوْنَ	قریبی رشتہ دار	غُلَامٌ	لڑکا۔ غلام۔ خادم
اَلَّذِيْنَ	جو لوگ۔ وہ لوگ جو	فَرَحٌ (مصدر)	خوشی۔ خوش ہونا
اَلْاٰنَ	ابھی	فِئَةٌ	گروہ۔ جماعت
اِلَى الْاٰنَ	اب تک	قَوْلٌ (الف)	بات
تَمْرِيْضٌ	بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ)	كَاَنَّمَا	گویا کہ
جَنَّةٌ	باغ	كَمَا	جیسا کہ
جَمِيْعٌ	سب کے سب	لِاَنَّ	اس لئے کہ
زَرْعٌ (ب)	کھیتی	اَلْمُسْتَشْفٰى	شفاخانہ۔ ہسپتال
سَارِقٌ	چور	مَرِيْضٌ (ج مَرْضٰى)	بیمار
شَهَادَةٌ	گواہی۔ سند	اِلَّا	مگر
طَعَامٌ	کھانا	فَ	تو۔ پھر۔ کیونکہ
اَلْعَامُ	سال۔ سالِ رواں	جُزْءٌ	ٹکڑا۔ پارہ

مشق ۱۳ (الف)

اَلْمَاضِی الْمَعْرُوْفُ[1]	اَلْمَاضِی الْمَجْهُوْلُ[2]
هُوَ (یَا رَشِیْدُ) قَرَءَ الْقُرْاٰنَ	هُوَ (یَا اَلْقُرْاٰنُ) قُرِءَ
قَرَءَ رَشِیْدُنِ الْقُرْاٰنَ	قُرِءَ الْقُرْاٰنُ
هُمَا (یَا رَجُلَانِ) قَرَءَا کِتَابًا	هُمَا (یَا رَجُلَانِ) طُلِبَا
هُمْ (یَا اَلرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ	هُمْ (یَا اَلرِّجَالُ) طُلِبُوْا
هِیَ (یَا بِنْتُ) کَتَبَتْ مَکْتُوْبًا	هِیَ (یَا بِنْتُ) طُلِبَتْ
هُمَا (یَا بِنْتَانِ) کَتَبَتَا مَکْتُوْبَیْنِ	هُمَا (یَا بِنْتَانِ) طُلِبَتَا
هُنَّ (یَا اَلْبَنَاتُ) کَتَبْنَ مَکَاتِیْبَ	هُنَّ (یَا اَلْبَنَاتُ) طُلِبْنَ
اَنْتَ اَکَلْتَ تُفَّاحًا	اَنْتَ بُعِثْتَ اِلٰی لَاهُوْر
اَنْتُمَا اَکَلْتُمَا رُمَّانًا	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلٰی کَرَاتْشِی (کراچی)
اَنْتُمْ اَکَلْتُمْ بِطِّیْخًا	اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلٰی مَکَّةَ
اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ	اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَی الْمَدْرَسَةِ
اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ	اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَی الْبَیْتِ
اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ	اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی
اَنَا شَرِبْتُ مَاءً	اَنَا بُعِثْتُ اِلٰی دِهْلِی
نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا	نَحْنُ بُعِثْنَا اِلٰی کَلْکَتّه

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو۔ [2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے

مشق نمبر ۱۴ (ب)

(۱) یا رشید! هل قرأتَ القرآنَ؟	نعم یا سیّدی قرأتُ جزءًا منه
(۲) هل کتبتَ المکتوبَ الی ابیك؟	نعم کتبتُ البارحةَ
(۳) متی طلعتِ الشمسُ؟	ما طلعتِ الشمسُ الی الآن
(۴) هل غرب القمرُ؟	نعم غرب القمرُ قبل ساعةٍ
(۵) ماذا اکلتِ الیومَ یا مریمُ؟	یا سیّدی اکلتُ الخبزَ مع اللبنِ
(۶) الی این بعث ابوكِ؟	بُعث ابی الی الٰه آباد
(۷) من دخل الدارَ؟	هی اُمّی دخلتِ الدارَ
(۸) ومن خرج منها؟	هما اخوای قد خرجا من الدارِ
(۹) من ضرب اخویك[1]؟	ضربتهما اُمّی
(۱۰) هل فُتح بابُ المدرسةِ؟	لا. ما فُتح الی الآن
(۱۱) لِمَ فرح محمدٌ ورشیدٌ؟	لانّهما نجحا فی الامتحانِ
(۱۲) کم ولدًا نجح فی الامتحانِ السنویِّ؟	نجح خمسون ولدًا فی هذا العامِ
(۱۳) هل فهمتم قولنا؟	ما فهمنا قولکم
(۱۴) لِمَ ما فهمتم کلامی؟	لانّ لساننا هندیٌّ
(۱۵) لِمَ طلبتَ فی الدیوانِ؟	طُلبتُ للشهادةِ
(۱۶) لِمَ بُعثتِ الی المستشفی یا اُختی؟	بُعثتُ للتمریضِ (لخدمةِ المرضی)

[1] اخ کا تثنیہ اَخَوانِ یا اَخَوَیْنِ

مشق نمبر ۱۳ (ج)

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) کَمْ [خبریہ] مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ (۲) مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا (۳) كَمْ [خبریہ] تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ [شاندار مقامات] (۴) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ (۵) فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي (۶) فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ (۷) كُتِبَ [فرض کیا گیا] عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۸) وَإِذَا[۱] الْمَوْءُودَةُ[۲] سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟

عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۔ اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے

(۱) حامد نے کھانا کھایا؟	نہیں اب تک اُس نے کھانا نہیں کھایا
(۲) تم (مذکر) نے پانی پیا؟	جی ہاں میں نے کھانا کھایا اور پانی پیا
(۳) تم نے آج کیا کھایا؟	میں نے روٹی اور گوشت کھایا
(۴) تیری بہن مدرسہ گئی؟	ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی
(۵) آفتاب کب طلوع ہوا؟	آفتاب ابھی طلوع ہوا
(۶) مسجد میں کون داخل ہوا؟	وہ مدرسہ کے معلمین ہیں

[۱] جب ۔ [۲] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی) ۔

(۷) وہ کون گھر سے نکلا ؟	وہ میرا چھوٹا بھائی ہے
(۸) تم (مؤنث) نے میری بات سمجھی ؟	ہم نے تمھاری بات نہیں سمجھی
(۹) تم (جمع مؤنث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی ؟	اس لئے کہ تمھاری زبان عربی ہے
(۱۰) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد ؟	جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا
(۱۱) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)	جناب ! شیر کو میں نے مارا
(۱۲) تمھارا خادم کہاں بھیجا گیا ؟	وہ بازار بھیجا گیا

اَلدَّرْسُ الْخَامِسَ عَشَرَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱- جس فعل میں زمانۂ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا) ؛

۲- ی، ت، ا اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کر کے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع ـُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے۔ فَتَحَ سے یَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ۔ مضارع کے کل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو ؛

مضارع معروف کی گردان

دائیں سے بائیں پڑھو		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولیگا)	يَفْتَحَانِ	يَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	يَفْتَحْنَ
حاضر	مذکر	تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولیگا)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحُوْنَ
	مؤنث	تَفْتَحِيْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولیگی)	تَفْتَحَانِ	تَفْتَحْنَ
متکلم	مذکر	اَفْتَحُ (میں کھولتا ہوں یا کھولوں گا)	نَفْتَحُ	نَفْتَحُ
	مؤنث	" (میں کھولتی ہوں یا کھولوں گی)	"	"

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے، يَفْعَلُ، يَفْعِلُ اور يَفْعُلُ: فَتَحَ کا مضارع يَفْتَحُ، ضَرَبَ کا يَضْرِبُ اور كَرُمَ کا يَكْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ[1] لکھی جائیگی +

تنبیہ ۱۔ تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انھیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کی تعیین کرلی جاتی ہے +

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ۱۴ ہی صیغے پڑھے اور یاد کئے جاتے ہیں +

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمہ ـُ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ ـَ دو: يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا

[1] سبق ۱۶ حصۂ دوم میں +

مارا جائیگا)۔ یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ، یَکْرُمُ سے یُکْرَمُ +

۵۔ مضارع مُثْبَت کو مَنْفِی بنانے کے لئے اکثر لا لگایا جاتا ہے کبھی مَا بھی لگادیتے ہیں: لَا یَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائیگا) مَا یَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا ہے یا نہیں جانیگا) +

تنبیہ ۴۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگادیں: سَیَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولیگا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ بعد تم جان لوگے) +

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں۔ عربی میں اس کی دو قسمیں ہیں (۱) متّصل جو فعل سے مل کر آتی ہیں (۲) منفصل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں۔ چونکہ مفعول حالتِ نصبی میں ہوتا ہے اس لئے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں

۷۔ ضمائر منصوبہ متّصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متّصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھو درس ۱۱) صرف واحد متکلم میں ـِی کی جگہ نِی لگانا پڑتا ہے:۔

ضَرَبَهُ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا تک

یَضْرِبُهُ (وہ اس کو مارتا ہے یا ماریگا) یَضْرِبُهُمَا سے یَضْرِبُنِیْ یَضْرِبُنَا تک

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیریں ملا سکتے ہو۔ لیکن

فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (= ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْہُ (تم نے اس کو مارا)، ضَرَبْتُمُوْھُمَا وغیرہ کہنا چاہئے ۔

۸ ۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں :۔

اِیَّاہُ (اسی ایک مرد کو) اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُمْ، اِیَّاھَا، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُنَّ، اِیَّاکَ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُمْ، اِیَّاکِ، اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُنَّ، اِیَّایَ، اِیَّانَا ۔

کلام میں زیادہ زور اور حَصْر پیدا کرنے کے لئے زیادہ تر ان ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصًا جبکہ اُن کو فعل پر مقدّم کر دیں: اِیَّاکَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پُوجتے ہیں) ۔

سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

خَلَقَ (یَخْلُقُ)	پیدا کرنا	عَمِلَ (یَعْمَلُ)	کرنا ۔ عمل کرنا
رَفَعَ (یَرْفَعُ)	اُٹھانا ۔ بلند کرنا	فَطَرَ (یَفْطُرُ)	پیدا کرنا
سَئَلَ (یَسْئَلُ)	پُوچھنا ۔ سوال کرنا	فَعَلَ (یَفْعَلُ)	کرنا
ظَلَمَ (یَظْلِمُ)	ظلم کرنا	مَلَکَ (یَمْلِكُ)	مالک ہونا
عَبَدَ (یَعْبُدُ)	پُوجنا ۔ بندگی کرنا	نَظَرَ (یَنْظُرُ)	دیکھنا
اِبِلٌ (اسم جنس)	اُونٹ	اَھَمُّ	بہت توجہ کے قابل ۔ بہت ضروری

اِنَّمَا	صرف۔ اور کچھ نہیں	صَبَاحًا	صبح کے وقت
بَرِیْءٌ	بَری۔ الگ	مَسَاءً	شام کے وقت
بَطْنٌ (ب)	پیٹ	ضَرٌّ	نقصان
جُزْءٌ	کسی چیز کا ایک ٹکڑا / قرآن کا پارہ	عَابِدٌ	پوجنے والا
		قَهْوَةٌ	کافی
جَرِيدَةٌ (ج جَرَائِدُ)	اخبار	مَعَاذَ اللّٰهِ	خدا کی پناہ۔ خدا بچائے
اَلْجَامِعُ (یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ)	جامع مسجد	اِیْ وَاللّٰهِ (اس کا مختصر اِیْوَ)	خدا کی قسم
رَادِیُو	ریڈیو		
اَمْسِ	کل (جو دن گذر گیا)	وَجْعٌ	درد
غَدًا	کل (جو دن آنے والا ہے)	يَتِيمٌ (ج يَتَامٰى)	جس بچے کا باپ گذر جائے

مشق نمبر ۱۴ (الف)

(۱) هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟	نَعَمْ اَفْهَمُهٗ قَلِيْلًا
(۲) مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ؟	تَكْتُبُهٗ اُخْتِيْ مَرْيَمُ
(۳) مَاشَاءَ اللّٰهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَاَنْتَ لَا تَكْتُبُ	يَا سَيِّدِيْ! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجْعٌ
(۴) اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ يَا اَحْمَدُ؟	اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ
(۵) مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ	سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ

(۶) یَا أَوْلَادُ! أَیَّ کِتَابٍ تَقْرَءُوْنَ؟	یَا سَیِّدَنَا نَقْرَءُ تَسْهِیْلَ الْأَدَبِ
(۷) هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّایَ	نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّایَ وَلَا الْقَهْوَةَ
(۸) هَلْ بُعِثْتُمْ إِلَی الْحَاکِمِ الْیَوْمَ	لَا! بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ
(۹) مَنْ طَلَبَکُمْ إِلٰی بُمْبَایْ (بمبئی)	طَلَبَنَا أَبُوْنَا إِلٰی بُمْبَایْ
(۱۰) هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَکُمْ وَوَالِدَیْکُمْ؟	اَللّٰهُ خَلَقَنِیْ وَخَلَقَ وَالِدَیَّ
(۱۱) مَاذَا تَطْلُبِیْنَ مِنَّا یَا عَائِشَةُ؟	إِنَّمَا أَطْلُبُ مِنْکُمْ کِتَابًا یَنْفَعُنِیْ
(۱۲) هَلْ رَأَیْتُمُوْنَا أَمْسِ فِی الْجَامِعِ؟	لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَیْنَاکُمْ هُنَاکَ
(۱۳) هَلْ تَسْمَعُ أَخْبَارَ الْحَرْبِ فِی الرَّادِیُوْ؟	إِیْ وَاللّٰهِ أَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً
(۱۴) وَهَلْ تَقْرَءُ الْجَرَائِدَ؟	کَیْفَ لَا أَقْرَءُهَا وَهِیَ مِنْ أَهَمِّ الْأُمُوْرِ
(۱۵) مَاذَا تَعْلَمُ فِیْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِیْمَةِ؟	مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا۔ فَإِنَّهَا نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِیْ أَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ

مشق نمبر ۴۱ (ب) مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (۲) لِیْ عَمَلِیْ وَلَکُمْ عَمَلُکُمْ وَأَنْتُمْ بَرِیْئُوْنَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِیْءٌ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ (۳) إِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا وَلٰکِنَّ النَّاسَ أَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ

(۴) قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا (ناجائز طور پر) اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (۶) وَمَا[1] لِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؟ (۷) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ؟ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ؟ (۸) قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ. وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ [ە دِيْنِيْ] (۹) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ◆

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو ؟	جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں.
(۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو ؟	جی ہاں ! میں اس کو پہچانتا ہوں.
(۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائیگا ؟	آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائیگا.
(۴) دربان کہاں گیا ؟	میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا ؟
(۵) کیا تو آج تفریح کے لئے جائیگا ؟	نہیں بھائی ! میں آج مدرسہ جاؤنگا.
(۶) محمود نے کھانا کھایا ؟	اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائیگا.
(۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو ؟	ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے.
(۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو ؟	ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں.

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے۔ مَا لِیَ کے معنی ہونگے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے [2] مَا موصولہ ہے یعنی "جو" "جس کو" ◆

(۹) ہم سے کون سی کتاب طلب کرتے ہو؟	ہم آپ سے کتاب سِیرَۃُ النَّبِیِّ طلب کرتے ہیں۔
(۱۰) کیا تم ہر روز[۱] قرآن پڑھتے ہو؟	ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں۔

عربی میں ایک خط

اَنَا اَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَخِي الصَّغِيْرِ وَكَتَبْتُ فِيْهِ :-

اَيُّهَا الْاَخُ الْعَزِيْزُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَرَأْتُ وَرُفَقَائِي الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ فِيْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْاٰنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا اَكْتُبُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا فِي الْعَرَبِيِّ. وَسَنَبْدَأُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِيَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.

يَا اَخِيْ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ فَاِنَّهُ سَهْلٌ جِدًّا. لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[۳] فِي الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ. نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا[۲] بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِيَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا يَحْسَبُهُ[۴] الطَّالِبُوْنَ.

اَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ. اٰمِيْن. وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

۱ كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز۔ ۲ جب۔ ۳ جو کتابیں رائج ہیں۔ ۴ جیسا کہ خیال کرتے ہیں اسکو

سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۲) فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) لفظ کا مادّہ کسے کہتے ہیں؟

(۴) افعال مجرّد میں کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے بنتا ہے؟

(۵) افعال اور اسماء مشتقّہ اور مصادر میں حروف اصلیہ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے؟

(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں؟

(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں؟

(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں؟

(۹) فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیر ہوگا؟

(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے؟

(۱۱) ضَرَبَہٗ میں ہ کونسی ضمیر کہلاتی ہے؟

(۱۲) اِیَّاکَ کیا لفظ ہے؟

(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجہول کس طرح بنایا جائے اور منفی کس طرح؟

(۱۴) فعل مجہول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

(۱۵) علاماتِ مضارع کیا ہیں؟

(۱۶) تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہوسکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کون سا صیغہ ہوسکتا ہے؟

(۱۷) مضارع میں کون کون سا زمانہ پایا جاتا ہے؟

(۱۸) سَ یا سَوْفَ لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

قد تم الجزء الاوّل من کتاب تسهيل الادب فی لسان العرب فالحمد لله ويليه الجزء الثانی

الحمد للہ "عربی کا معلم" حصہ اول بعونہ تعالیٰ ختم ہوا۔ اب دوسرا حصہ سبق ۱۹ سے شروع ہوگا۔

طابع شکیل پریس کراچی

گلستان سعدی عربی

روضۃ الورد

تألیف

سعدي الشيرازي

ترجمة

محمد الفراتي

ناشر

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ - کراچی ۱